آیاتِ قرآنی، سنّتِ نبویؐ، نظائرِ صحابہؓ، مختلف فقہی مکاتب
کی آراء اور پاکستان میں نافذ شرعی قوانین کے حوالہ جات سے مزیّن

اسلامی حدود و تعزیرات

SHARIAH PENAL LAWS

معہ متن

نافذ شرعی فوجداری قوانین

تالیف

ڈاکٹر طفیل احمد قریشی

ایم۔ اے (تقابلِ ادیان) فاضل (عربی و علومِ اسلامیہ)
پی۔ ایچ۔ ڈی (اسلامی قانون)

مطبوعات حرمت
بینک روڈ راولپنڈی فون: ۶۲۰۰۷

حصّہ دوم

پاکستان میں نافذ شرعی قوانین کا مکمل متن

نوٹ : قارئین کرام کی سہولت کے مدِ نظر مستقبل میں ممکنہ ترمیمات کے اندراج
کے لئے ہر قانون کے اختتام پر دو خالی صفحات لگا دیئے گئے ہیں ۔

فرمان (نفاذ حد) امتناع منشیات ۱۹۷۹ء

فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۷۹ء

(۹ر فروری ۱۹۷۹ء)

چونکہ یہ ضروری ہے کہ امتناع منشیات سے متعلق موجودہ قانون میں ترمیم کی جائے تاکہ اسے اسلامی احکام کے مطابق جس طرح قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے بنایا جائے؛

لہذا اب، فرمان قوانین (تسلسل نفاذ) ۱۹۷۷ء (فرمان سی۔ایم۔ایل۔اے نمبر ۱ مجریہ ۱۹۷۷ء) کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل فرمان جاری کیا ہے :۔

باب اوّل

ابتدائیہ

۱۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغاز نفاذ :

(۱) یہ فرمان، فرمان (نفاذ حد) امتناع منشیات ۱۹۷۹ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۳) یہ بارہ ربیع الاوّل ۱۳۹۹ ہجری مطابق دس فروری ۱۹۷۹ء کو نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ تعریفات :

اس فرمان میں بجز اس کے کہ کوئی امر موضوع یا سیاق و سباق کے منافی ہو؛

(الف) "بالغ" سے ایسا شخص مراد ہے جس کی عمر اٹھارہ سال ہو چکی ہو یا جو بلوغ کو پہنچ چکا ہو:

(ب) "مجاز میڈیکل افسر" سے کسی بھی نام سے موسوم ایسا میڈیکل افسر مراد ہے جسے صوبائی حکومت کی طرف سے مجاز کیا گیا ہو؛

(ج) "بوتل میں بھرنا" یا "بوتل میں شراب بھرنا" سے شراب کو کسی چوبی پیپے یا دیگر ظرف سے بوتل، مرتبان، شیشے یا بادیہ برتن یا مماثل برتن میں فروخت کی غرض سے منتقل کرنا مراد ہے، خواہ ساخت کا کوئی عمل استعمال کیا جائے یا نہ کیا جائے، اور اس میں دوبارہ بوتل میں بھرنا شامل ہے؛

(د) "خریدنا" یا "خریداری" میں تحفے کے طور پر یا بصورت دیگر کوئی تحصیل شامل ہے؛

(ہ) "کلکٹر" سے اس فرمان کے تحت کسی کلکٹر کے تمام یا کوئی اختیارات یا کارہائے منصبی استعمال کرنے یا انجام دینے کے لئے اس فرمان کے تحت مقرر کردہ کوئی شخص مراد ہے؛

(و) "حد" سے مراد ایسی سزا ہے جس کا تعین قرآن پاک یا سنت میں ہوا ہے؛

(ز) "منشی" سے جدول میں مصرحہ کوئی شے مراد ہے اور اس میں نشہ آور شراب اور دیگر شے یا کوئی مادہ شامل ہے جسے صوبائی حکومت، سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے اس فرمان کی اغراض کے لئے منشی قرار دے؛

(ح) "نشہ آور شراب" میں تاڑی، روح شراب، انگوری شراب، بیئر اور

وہ تمام مائعات شامل ہیں جو ایسی الکحل پر مشتمل ہوں یا اس کے حامل ہوں جو نشہ کی اغراض کے لئے استعمال کی جاتی ہے، لیکن اس میں جامد منشی شامل نہیں ہے خواہ اسے رقیق کردیا گیا ہو؛

(ط) "ساخت" میں ہر ایک عمل، خواہ قدرتی ہو یا مصنوعی جس کے ذریعے کوئی منشی بنائی جاتی ہے، تیار کی جاتی ہے یا مخلوط کی جاتی ہے۔ اور نیز نشہ آور شرابوں کی بازکشید اور ان کی تقطیر مکرر کے لئے ہر ایک عمل شامل ہے؛

(ی) "مقام" میں کوئی گھر، سائبان، احاطہ، عمارت، دکان، خیمہ، بحری جہاز اور ہوائی جہاز شامل ہیں؛

(ک) "افسر امتناع" سے کلکٹر یا دیگر افسر مراد ہے جسے دفعہ ۲۱ کے تحت مقرر کیا گیا ہو یا اختیارات عطا کئے گئے ہوں؛

(ل) "جائے عام" سے مراد کوئی گلی، سڑک، شارع عام، پارک، باغ یا ایسی دوسری جگہ مراد ہے جہاں تک عوام کی آزادانہ رسائی ہو اور اس میں ہوٹل، ریستوران، موٹل اور کلب شامل ہیں لیکن اس میں ہوٹل کا وہ رہائشی کمرہ شامل نہیں جو کسی شخص کے تصرف میں ہو؛

(م) "تقطیر مکرر" میں ہر ایک عمل شامل ہے جس کے ذریعے نشہ آور شرابوں کو ان کیساتھ کوئی شے ملا کر صاف کیا جاتا ہے یا رنگ آمیز کیا جاتا ہے یا خوشبودار بنایا جاتا ہے؛

(ن) "فروخت کرنا" یا "فروخت" میں تحفے کے طور پر یا بصورت دیگر کوئی منتقلی شامل ہے؛

(س) "تعزیر" سے حد کے علاوہ کوئی سزا مراد ہے؛ اور

(ع) "نقل و حمل" سے ایک مقام سے دوسرے مقام تک ہٹانا مراد ہے۔

باب ۲

ممانعت اور تعزیرات

۳ - منشیات کی ساخت وغیرہ کی ممانعت - جو کوئی

(الف) کوئی منشی درآمد کرے، برآمد کرے، اس کی نقل وحمل کرے، ساخت کرے یا عمل کاری کرے، یا

(ب) کوئی منشی بوتلوں میں بھرے، یا

(ج) کوئی منشی فروخت کرے، یا پیش کرے، یا

(د) اس کی ملکیّت میں یا اس کے بلاتوسط قبضہ میں عمارت مع متعلقات میں مذکورہ بالا افعال میں سے کسی کی اجازت دے ؛

تو وہ پانچ سال تک کی مدت کے لئے قید اور تیس کوڑوں تک کی سزا کا مستوجب ہوگا اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا :

۴ - منشی کو قبضے یا ملکیّت میں رکھنا :-

جو کوئی بھی کوئی منشی اپنی ملکیت، قبضے یا تحویل میں رکھے تو اسے دو سال کی مدت کے لئے کسی بھی قسم کی قید یا تیس کوڑوں تک کی سزا دی جائے گی، اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا :

مگر شرط یہ ہے کہ اس دفعہ میں شامل کسی امر کا اطلاق کسی غیر ملکی غیر مسلم پر ہوگا نہ کسی ایسے غیر مسلم پاکستانی شہری پر ہوگا جو اپنے مذہب کی رو سے مقرر کردہ کسی رسم کے موقع پر یا اس کے لگ بھگ مذکورہ رسم کے جزو کے طور پر استعمال کرنے کی غرض سے مناسب

مقدار میں نشہ آور شراب اپنی تحویل میں رکھے۔

۵ - دفعہ ۳ یا ۴ کا اطلاق بعض افعال پر نہیں ہوگا۔

دفعہ ۳ اور دفعہ ۴ میں شامل کسی امر کا اطلاق اس فرمان کے احکام یا اس کے تحت جاری شدہ کسی قاعدے، اعلان، حکم یا اجازے کی شرائط کے تحت یا ان کے مطابق کئے گئے کسی فعل پر نہیں ہوگا۔

۶ - شراب نوشی۔

جو کوئی بھی قصداً اور اکراہ اضطرار کے بغیر کوئی منشی کسی بھی ذریعے سے استعمال کرے خواہ مذکورہ طور پر استعمال کرنے سے نشہ ہو یا نہ ہو، تو وہ شراب نوشی کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

تشریح :- اس دفعہ میں؛

(الف) "اکراہ" سے کسی شخص کو اس شخص یا کسی دیگر شخص کی جان، مال یا عزت کے ضرر کے خوف میں ڈالنا مراد ہے؛ اور

(ب) "اضطرار" سے وہ صورت حال مراد ہے جس میں کسی شخص کو انتہائی بھوک یا پیاس یا شدید بیماری کی وجہ سے موت کا خدشہ ہو۔

۷- شراب نوشی کی دو اقسام۔

شراب نوشی یا تو شراب نوشی مستوجب حد ہوگی یا شراب نوشی مستوجب تعزیر۔

۸ - شراب نوشی مستوجب حد۔

جو کوئی بھی بالغ مسلمان ہوتے ہوئے نشہ آور شراب منہ سے پیئے تو وہ شراب

نوشی مستوجب حد کا مجرم ہے اور اسے اسّی کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ سزا کی تعمیل نہیں کی جائے گی، تاوقتیکہ وہ عدالت اسکی توثیق نہ کر دے جس کے سامنے حکم سزایابی کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہو، اور جب تک کہ سزا کی توثیق اور تعمیل نہ ہو جائے سزا یاب مجرم کے ساتھ، ضمانت کی منظوری یا سزا کے التوا سے متعلق مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کے احکام کے تابع اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

۹۔ شراب نوشی مستوجب حد کا ثبوت۔

شراب نوشی مستوجب حد کا ثبوت حسب ذیل میں سے کسی ایک شکل میں ہوگا یعنی:

(الف) ملزم کسی عدالت مجاز کے روبرو شراب نوشی مستوجب حد کے ارتکاب کا اقبال کرے؛ اور

(ب) کم از کم دو مسلمان بالغ مرد جن کے بارے میں عدالت کو تزکیۃ الشہود کے مقتضیات کا لحاظ رکھتے ہوئے اطمینان ہو کہ وہ عادل اشخاص ہیں اور کبیرہ گناہوں (کبائر) سے پرہیز کرتے ہیں گواہی دیں کہ ملزم شراب نوشی مستوجب حد کے جرم کا مرتکب ہوا ہے۔

تشریح۔

اس دفعہ میں تزکیۃ الشہود سے وہ طریق تحقیقات مراد ہے جو عدالت کسی گواہ کے قابل اعتبار ہونے کی بابت اپنا اطمینان کرنے کے لئے اختیار کرے۔

۱۰۔ صورتیں جن میں حد نافذ نہیں کی جائے گی۔

(۱) مندرجہ ذیل صورتوں میں حد نافذ نہیں کی جائے گی، یعنی:۔

(الف) جب شراب نوشی صرف سزایاب مجرم کے اقبال سے ثابت ہوئی ہو لیکن وہ حد کی تعیل سے پہلے اپنے اقبال سے انحراف کرے، اور

(ب) جب شراب نوشی شہادت سے ثابت کی گئی ہو لیکن حد کی تعیل سے پہلے کوئی گواہ اپنی شہادت سے منحرف ہو جائے اور اس طرح گواہوں کی تعداد دو سے کم رہ جائے۔

(۲) شق (۱) میں بیان کردہ صورت میں عدالت مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کے مطابق مکرر سماعت کا حکم دے سکے گی۔

۱۱۔ شراب نوشی مستوجب تعزیر۔ جو کوئی بھی

(الف) مسلمان ہوتے ہوئے ایسی شراب نوشی کا مجرم ہو جو دفعہ ۸ کے تحت حد کی سزا کی مستوجب نہ ہو یا جس کے لئے دفعہ ۹ میں مذکور کسی ایک شکل میں بھی ثبوب ستیاب نہ ہو اور عدالت کو اطمینان ہو کہ قلمبند کی ہوئی شہادت کی رو سے جرم ثابت ہے؛

(ب) پاکستان کا غیر مسلم شہری ہوتے ہوئے، ماسوائے اپنے مذہب کی رو سے مقرر کردہ رسومات کے جزو کے طور پر، شراب نوشی کا مجرم ہو، یا

(ج) ایسا غیر مسلم ہوتے ہوئے جو پاکستان کا شہری نہ ہو کسی جائے عام پر شراب نوشی کا مجرم ہو؛

تو وہ تعزیر کا مستوجب ہوگا اور اسے تین سال تک کی مدت کے لئے کسی بھی قسم کی قید یا تیس کوڑوں تک کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

۱۲۔ دفعہ ۸ یا ۱۱ کی خلاف ورزی کے شبہ پر گرفتاری۔

(۱) کوئی پولیس افسر کسی شخص کو جائے عام پر اس شبہ میں حراست میں نہیں لے گا یا گرفتار

نہیں کرے گا کہ اس نے دفعہ ۸ یا دفعہ ۱۱ کی خلاف ورزی میں کوئی منشی استعمال کی ہے بجز اس کے کہ اس نے مذکورہ شخص سے اس کے معائنے کے لئے کسی مجاز میڈیکل افسر کے پاس چلنے کے لئے کہا ہو اور یا تو مذکورہ شخص نے اس کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا ہو یا ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کرنے کے بعد یہ تصدیق کر دی ہو کہ اس نے کوئی منشی استعمال کی ہے۔

(۲) جو کوئی بھی شق (۱) کی خلاف ورزی کرے وہ چھ ماہ تک کی مدت کے لئے سزائے قید یا پانچ سو روپے جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

۱۳۔ تکلیف دہ تاخیر کے لئے سزا۔

اس فرمان کے تحت اختیارات استعمال کرنے والا کوئی افسر یا شخص جو تکلیف دہ اور غیر ضروری طور پر اس فرمان کے تحت گرفتار شدہ کسی شخص یا ضبط شدہ کسی شے کو کسی افسر امتناع کے پاس بھیجنے میں تاخیر کرے، تو وہ ایک ہزار روپے تک جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

۱۴۔ قابلِ ضبطی اشیاء۔

کسی ایسے مقدمے میں جس میں اس فرمان کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، وہ منشی، آلۂ کشید، برتن، آلہ یا ساز و سامان جس کی نسبت یا جس کے ذریعے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، ان ظروف، پیٹیوں، پوششوں، جانوروں، جہازوں گاڑیوں یا دیگر سواریوں کے ہمراہ مستوجب ضبطی ہوگا جو اسے اٹھانے یا لے جانے کے لئے استعمال ہوئی ہوں۔

۱۵۔ ضبطی کا حکم کس طرح دیا جائے گا۔

(۱) کسی ایسے مقدمے میں جس میں اس فرمان کے تحت مستوجب ضبطی کوئی شے ملوث ہو، مقدمہ کا فیصلہ کرنے والی عدالت کسی ایسے شخص کی بریت کے باوجود جس پر کسی جرم کا الزام عائد ہو مذکورہ ضبطی کا حکم صادر کر سکے گی۔

(۲) جبکہ اس فرمان کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو لیکن مجرم معلوم نہ ہو یا مل نہ سکتا ہو یا جبکہ کسی شے کا جو اس فرمان کے تحت مستوجب ضبطی ہو اور کسی شخص کے قبضے میں نہ ہو، تسلی بخش طور پر حساب نہ دیا جا سکتا ہو، تو ضلع کا انچارج کلکٹر یا دیگر افسر امتناع یا کوئی دیگر افسر جسے صوبائی حکومت اس سلسلے میں مجاز کرے اس مقدمے کی تحقیقات اور اس کا فیصلہ کرے گا، جو مذکورہ ضبطی کا حکم صادر کر سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی اشیاء پر قبضہ کرنے کی تاریخ سے پندرہ دن کے انقضاء تک جن کو ضبط کرنے کا ارادہ ہو یا ان اشخاص کی، اگر کوئی ہوں، جو ان پر کوئی حق جتاتے ہوں، اور ایسی شہادت کی سماعت کے بغیر، اگر کوئی ہو، جو وہ اپنے دعاوی کی حمایت میں پیش کریں کوئی ایسا حکم صادر نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۔ بعض جرائم کا اختیار سماعت۔

(۱) حسب ذیل جرائم قابل دست اندازی ہوں گے:

(الف) دفعہ ۳ کے تحت کوئی قابل سزا جرم، اور

(ب) دفعہ ۴، دفعہ ۸ یا دفعہ ۱۱ کے تحت کوئی قابل سزا جرم، اگر کسی جائے عام پر اس کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

(۲) کوئی عدالت حسب ذیل کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت نہیں کر سکے گی۔

(الف) دفعہ ۱۲ یا دفعہ ۱۳، سوائے اس کے کہ اس شخص کی طرف سے جس کی نسبت
کا ارتکاب کیا گیا ہے استغاثہ دائر کیا گیا ہو، اور
(ب) دفعہ ۲۰، سوائے اس کے کہ کسی افسر امتناع کی طرف سے یا اس کے اختیار
تحت استغاثہ دائر کیا گیا ہو۔

باب ۳

ادویاتی یا مماثل دیگر اغراض کیلئے

اجازہ جات

۱۷- حقیقی ادویاتی یا دیگر اغراض کے لئے اجازہ جات۔

صوبائی حکومت یا صوبائی حکومت کی نگرانی کے تابع، کلکٹر، کسی شخص کو کسی ادارے کے
سلسلے میں خواہ وہ حکومت کے زیر انتظام ہو یا نہ ہو، حسب ذیل کے لئے اجازہ جات جاری کر
سکے گا،

(الف) کسی منشی یا نشہ آور شراب کی حامل کسی شے کی ساخت، درآمد، حمل و نقل فر
یا تصرف کے لئے اس بناء پر کہ مذکورہ منشی یا شے مذکورہ شخص کو مذکورہ ادارے کے
سلسلے میں حقیقی ادویاتی سائنس، صنعتی یا مماثل دیگر غرض کے لئے پاکستان کے کسی غ
مسلم شہری کی مذہبی رسومات کے جزو کے طور پر یا کسی غیر مسلم غیر ملکی کے استعمال کے
لئے درکار ہے، یا
(ب) کسی منشی یا نشہ آور شراب کی حامل کسی شے کی برآمد کے لئے۔

۱۸- اجازہ جات کی شکل اور شرائط

اس فرمان کے تحت جاری کردہ ہر اجازہ۔
(الف) ایسی فیس کی ادائیگی پر، اگر کوئی ہو، ایسی مدت کے لئے اور ایسی شرائط پر
عطا کیا جائے گا؛ اور
(ب) ایسی شکل میں اور ایسے کوائف پر مشتمل ہوگا؛
جیسا کہ صوبائی حکومت یا تو عمومی طور پر یا کسی خاص معاملے میں ہدایت دے۔

۱۹- اجازہ جات کو منسوخ یا معطل کرنے کا اختیار

(۱) کلکٹر کوئی اجازہ منسوخ یا معطل کر سکے گا۔
(الف) اگر اس کے مالک شخص کی طرف سے واجب الادا فیس باضابطہ طور پر ادا
نہ کی گئی ہو، یا
(ب) اس کے مالک شخص کی طرف سے یا اس کے ملازمین کی طرف سے یا ایسے شخص
کی طرف سے جو اس کی صریحی یا معنوی اجازت کے ساتھ اس کی طرف سے کام کر رہا
ہو اجازے کی شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی کی صورت میں۔
(۲) کلکٹر کوئی اجازہ منسوخ کر دے گا اگر۔
(الف) اس کا مالک شخص اس فرمان کے تحت کسی جرم میں سزایاب ہو جائے؛ یا
(ب) اگر وہ غرض ختم ہو جائے جس کے لئے اجازہ عطا کیا گیا ہو۔
(۳) جیسے ہی اور جب کوئی اجازہ شق (۱) یا شق (۲) کے تحت منسوخ کر دیا جائے
تو اس کا مالک شخص فی الفور کلکٹر کے سامنے اس کے پاس موجود نشہ آور شراب یا مذکورہ
شراب کی حامل اشیاء کے ذخیرے کا اظہار کرے گا مذکورہ ذخیرہ ایسے مجاز شخص کے

جیسا کہ کلکٹر صراحت کرے حوالے کر دے گا۔

۲۰- اجازے کی شرائط کی خلاف ورزی کی سزا۔

کسی اجازے کے مالک شخص کی طرف سے یا اس کے ملازمین کی طرف سے یا کسی شخص کی طرف سے جو اس کی صریحی یا معنوی اجازت کے ساتھ اس کی طرف سے کام کر رہا ہو، کسی اجازے کی شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی کی بنا پر مذکورہ مالک شخص اجازے کی منسوخی یا معطلی کے علاوہ اور کسی دیگر سزا کے علاوہ جس کا وہ اس فرمان کے تحت مستوجب ہو ایک سال تک کی مدت کے لئے کسی بھی قسم کی سزائے قید اور جرمانے کا مستوجب ہوگا، بجز اس کے کہ وہ یہ ثابت کر دے کہ اس نے مذکورہ خلاف ورزی سے بچنے کے لئے حتی الامکان کوشش کی تھی، اور کوئی شخص جو مذکورہ خلاف ورزی کرے خواہ وہ اجازے کے مالک شخص کی اجازت سے یا اس کے بغیر ایسا کرے، وہ بھی ایسی ہی سزا کا مستوجب ہوگا۔

باب ۴

عملہ اور نگرانی

۲۱- افسران کا تقرر

صوبائی حکومت وقتاً فوقتاً سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے،۔

(الف) اعلان میں مصرحہ کسی علاقے میں اس فرمان کے تحت کلکٹر کے تمام اختیارات استعمال کرنے کے لئے اور مذکورہ علاقے میں اس فرمان کے احکام کے انصرام کی نگرانی کے لئے کوئی افسر مقرر کر سکے گی؛

(ب) کلکٹر یا دیگر افسران امتناع کی معاونت کے لئے ایسے مناصب، اختیارات اور فرائض کے حامل افسران مقرر کر سکے گی جیسا کہ صوبائی حکومت مناسب سمجھے، اور

(ج) اس فرمان کے تحت اپنے کل یا کوئی اختیارات کسی افسر امتناع کو تفویض کر سکے گی۔

باب ۵

افسران وغیرہ کے اختیارات، فرائض اور طریقہ کار

۲۲- وارنٹ تلاشی کا اجراء۔

(۱) اگر کوئی کلکٹر، افسر امتناع یا مجسٹریٹ، حاصل کردہ اطلاع پر اور ایسی تحقیقات کے بعد جو وہ ضروری سمجھے، یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ دفعہ ۳، دفعہ ۴، دفعہ ۸، دفعہ ۱۱ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے، تو وہ کسی منشی، مسالہ، آلہ کشید، برتن، آلات یا ساز و سامان کی جس کی نسبت مظہرہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، تلاشی کا وارنٹ جاری کر سکے گا۔

(۲) کوئی شخص جسے مذکورہ وارنٹ کی بجا آوری سونپی گئی ہو کسی ایسے شخص کو روک سکے گا اور اس کی تلاشی لے سکے گا اور اگر مناسب سمجھے تو گرفتار کر سکے گا جو تلاشی لئے جانے والے مقام میں پایا جائے۔ اگر اس کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ مذکورہ شخص دفعہ ۳، دفعہ ۴، دفعہ ۸ یا دفعہ ۱۱ کے تحت کسی جرم کا مجرم ہے۔

۲۳- افسر امتناع کے اختیارات۔

اس فرمان کے ماقبل احکام کی رو سے اسے تفویض کردہ اختیارات کے علاوہ، کسی افسر امتناع کو کسی تھانے کے افسر انچارج کو تفویض شدہ اختیارات بھی حاصل ہوں گے جبکہ وہ کسی قابل

دست اندازی جرم کی تفتیش کر رہا ہو۔

۲۴- سابقہ سزایابی کے بعد بعض جرائم کی اضافہ شدہ سزا۔ جو کوئی بھی

اس فرمان کے تحت قابل سزا کسی جرم کے لئے عدالت سے سزایاب ہونے کے بعد مذکورہ جرم کا مجرم ہوگا تو اسے مذکورہ جرم کے لئے مقررہ سزا کے علاوہ مذکورہ مابعد جرم کے لئے، مذکورہ جرم کے لئے مقررہ قید کی سزا دی جائے گی

۲۵- اس فرمان کے تحت قابل سزا جرم کے ارتکاب کے اقدام کی سزا۔

جو کوئی بھی اس فرمان کے تحت قابل سزا کسی جرم کے ارتکاب کا یا مذکورہ جرم ارتکاب کئے جانے کا سبب بننے کا اقدام کرے، اور مذکورہ اقدام میں جرم ارتکاب سے متعلق کوئی عمل کرے، تو اسے دفعہ ۸ کے تحت قابل سزا جرم کی صورت میں دو سال کی مدت کے لئے قید سخت کی سزا اور دوسری صورتوں میں، ایسی مدت کے لئے سزائے قید جو اس جرم کے لئے مقررہ طویل ترین مدت کی نصف تک ہو، یا اتنے کوڑوں جرمانے کی سزا جو اس جرم کے لئے مقرر ہو، یا کوئی سی دو سزائیں یا تمام سزائیں دیجائیں۔

۲۶- مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کے بعض احکام کا اطلاق

(۱) بجز اس کے کہ اس فرمان میں صریحاً بصورت دیگر قرار دیا گیا ہو، مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰) کے باب دوم کی دفعات ۳۴ تا ۳۸، باب سوم کی دفعات ۶۳ تا ۷۲، اور ابواب پنجم اور پنجم الف کے احکام کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اس فرمان کے تحت جرائم کی نسبت اطلاق ہوگا۔

(۲) جو کوئی بھی اس فرمان کے تحت کسی جرم مستوجب حد میں اعانت کا مجرم ہو،
مذکورہ جرم کے لئے تعزیر کے طور پر مقررہ سزا کا مستوجب ہوگا۔

۲۷ - مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کا اطلاق

(۱) بجز اس کے کہ اس فرمان میں صریحاً بصورت دیگر قرار دیا گیا ہو، مجموعہ ضابطہ
فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) جس کا حوالہ بعد ازیں مذکورہ ضابطے
کے طور پر دیا گیا ہے، کے احکام کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ، اس فرمان کے تحت
مقدمات کی نسبت اطلاق ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر شہادت میں یہ ظاہر ہو کہ مجرم نے کسی دیگر قانون کے تحت کسی
مختلف جرم کا ارتکاب کیا ہے تو اگر عدالت اس جرم کی سماعت کرنے اور اس کے لئے سزا
دینے کی مجاز ہو تو اسے، اس جرم کا مجرم قرار دیا جا سکے گا اور سزا دی جا سکے گی۔

(۲) موت کی سزا کی توثیق سے متعلق مذکورہ ضابطے کے احکام کا اس فرمان
کے تحت سزا کی توثیق کے لئے مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

(۳) مذکورہ ضابطے کی دفعہ ۳۹۱ کی ذیلی دفعہ (۳) یا دفعہ ۳۹۳ کے احکام کا اس
فرمان کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا کی نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

(۴) مذکورہ ضابطے کے باب ۲۹ کے احکام کا دفعہ ۸ کے تحت دی گئی سزا کی
نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

۲۸ - قانونی ذمہ داری سے برأت۔

کسی صوبائی حکومت، کسی پولیس افسر، کسی افسر امتناع یا کسی دوسرے افسر کے خلاف
کسی امر کی نسبت جو اس فرمان یا اس کے تحت وضع شدہ قواعد کے تحت نیک نیتی سے کیا

گیا ہو، کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی قابل پیش رفت نہیں ہوگی.

۲۹ - یہ فرمان دُوسرے قوانین پر غالب رہے گا

یہ فرمان فی الوقت نافذالعمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود موثر ہوگا.

۳۰- عدالت کا افسر صدارت کنندہ مُسلمان ہوگا

اس عدالت کا افسر صدارت کنندہ جو اس فرمان کے تحت کسی مقدمے یا اپیل کی سماعت کرے، مسلمان ہوگا.

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ملزم غیر مسلم ہو تو افسر صدارت کنندہ غیر مسلم ہو سکے گا.

۳۱- قواعد وضع کرنے کا اختیار۔

(۱) صوبائی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے اس فرمان کے احکام کی بجاآوری کے لئے قواعد وضع کر سکے گی.

(۲) بالخصوص اور مذکورہ بالا اختیار کی عمومیّت پر اثر انداز ہوئے بغیر صوبائی حکومت حسب ذیل کے لئے قواعد وضع کر سکے گی.

(الف) اجازہ جات کے اجراء اور ان کی شرائط کے نفاذ کے لئے؛

(ب) اس فرمان کے مقاصد کی اعانت میں افسر امتناع کی طرف سے استعمال کئے جانے والے اختیارات اور انجام دیئے جانے والے فرائض مقرّر کرتے ہوئے؛

(ج) تحقیقات اور تفتیش کے سلسلے میں افسر امتناع کا مقامی اختیار سماعت متعیّن کرتے ہوئے،

(د) کسی افسر کو اس فرمان کے تحت کوئی اختیار استعمال کرنے یا کوئی فرض انجام دینے کا اختیار دیتے ہوئے،

(ہ) اس فرمان کی رو سے یا اس کے تحت انہیں عطا کردہ کسی اختیارات کی کلکٹروں یا دیگر افسران امتناع کی طرف سے تفویض کو منضبط کرتے ہوئے؛

(و) یہ وضاحت کرتے ہوئے کہ کن مقدمات یا مقدمات کی اقسام میں اور کونسی ہیئت ہائے مجاز کے پاس کسی عدالت کے علاوہ کسی ہیئت مجاز کی طرف سے اس فرمان کے تحت یا اس کے تحت وضع شدہ کسی قاعدہ کے تحت صادر کردہ احکام کے خلاف، خواہ ایسے احکام ابتدائی سماعت سے متعلق ہوں یا اپیل سے، اپیل ہو سکے گی، یا کون سی ہیئت ہائے مجاز کی طرف سے مذکورہ احکام پر نظر ثانی کی جا سکے گی، اور اپیلیں پیش کرنے کا وقت اور طریقہ اور انہیں نپٹانے کا طریقہ کار مقرر کرتے ہوئے؛

(ز) ضبط شدہ اشیاء اور انکے عوض حاصل شدہ آمدنی کے تصفیہ کیلئے، اور

(ح) دفعہ ۱۲ میں محولہ اشخاص کے معائنہ کے لئے۔

۲۲- استثنیٰ

اس فرمان میں کسی امر کا اس فرمان کے آغاز نفاذ سے عین قبل کسی عدالت میں تصفیہ طلب مقدمات پر یا مذکورہ آغاز نفاذ سے قبل ارتکاب شدہ جرائم پر اطلاق پذیر ہونا متصوّر نہیں ہوگا۔

۲۳- تنسیخ

حسب ذیل قوانین بذریعہ ہذا منسوخ کئے جاتے ہیں، یعنی :-

(الف) امتناع منشیات ایکٹ ۱۹۷۷ء (نمبر ۴۲ بابت ۱۹۷۷ء)؛

(ب) بلوچستان امتناع منشیات آرڈیننس، ۱۹۷۸ء (بلوچستان آرڈیننس نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۷۸ء)؛

(ج) شمال مغربی سرحدی صوبہ امتناع منشیات آرڈیننس، ۱۹۷۸ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۱۹۷۸ء)؛

(د) پنجاب امتناع منشیات آرڈیننس ۱۹۷۸ء (پنجاب آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۱۹۷۸ء) اور

(ہ) سندھ امتناع منشیات آرڈیننس ۱۹۷۸ء (سندھ آرڈیننس نمبر[۴] مجریہ ۱۹۷۸ء)؛

جدول

[دیکھئے دفعہ ۲ (ز)]

۱۔ بھنگ کے پودے (کینابس سیٹوا ایل) کی پتیاں، چھوٹے ڈنٹھل، اور پھول دار یا ثمر آور بالائی شاخیں، بشمول ان تمام صورتوں کے جو بھنگ۔ سدی یا گانجا کے نام سے موسوم ہیں۔

۲۔ چرس یعنی بھنگ کے پودے سے حاصل کی گئی رال، جس پر کوئی دست درازی نہ کی گئی ہو علاوہ اس کے جو بند کرنے یا نقل وحمل کے لئے ضروری ہو۔

۳۔ اندراجات ۱ اور ۲ میں مذکورہ اشیا میں سے کسی کا، تعدیلی مادہ کے ساتھ یا اس کے بغیر، کوئی آمیزہ یا اس سے تیار کردہ کوئی مشروب۔

۴۔ افیون یا مصنوعات افیون جس طرح کہ خطرناک ادویات ایکٹ ۱۹۳۰ء (نمبر ۲ بابت ۱۹۳۰ء) میں ان کی تعریف کی گئی ہے۔

۵۔ کوکا کے پتے اور مصنوعات کوکا جس طرح کہ مذکورہ بالا ایکٹ میں انکی تعریف کی گئی ہے۔

۶۔ حشیش۔

آرڈیننس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء

زنا کے جرم سے متعلق قانون کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کیلئے آرڈیننس

۹ فروری ۱۹۷۹ء

چونکہ یہ ضروری ہے کہ زنا سے متعلق موجودہ قانون میں ترمیم کی جائے تاکہ اسے اسلامی احکام کے مطابق جس طرح کہ قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے بنایا جائے۔

اور چونکہ صدر کو یہ اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کارروائی کرنا ضروری ہو گیا ہے؛

لہٰذا، اب فرمان قوانین (تسلسل نفاذ) ۱۹۷۷ء (فرمان سی۔ایم۔ایل۔ اے نمبر ۱ مجریہ ۱۹۷۷ء) کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے، پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا ہے:-

۱۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغاز نفاذ:-

(۱) یہ آرڈی ننس، جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۳) یہ بارہ ربیع الاوّل ۱۳۹۹ ہجری مطابق دس فروری ۱۹۷۹ء کو نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ تعریفات :۔

اس آرڈی ننس میں، بجز اس کے کہ کوئی امر موضوع یا سیاق و سباق کے منافی ہو:۔

(الف) "بالغ" سے ایسا شخص مراد ہے جس کی عمر مرد ہونے کی صورت میں اٹھارہ سال ہو چکی ہو، یا عورت ہونے کی صورت میں، سولہ سال ہو چکی ہو یا جو بلوغ کو پہنچ چکا ہو:۔

(ب) "حد" سے مراد ایسی سزا ہے جس کا تعین قرآن پاک یا سنت میں ہوا ہے؛

(ج) "نکاح" سے ایسا نکاح مراد ہے جو فریقین کے شخصی قانون کے بموجب باطل نہ ہو اور "نکاح میں ہونے" سے بحسبہ معنی لیئے جائیں گے۔

(د) "محصن" سے

(اوّل) ایسا بالغ مسلمان مرد مراد ہے جو فاتر العقل نہ ہو اور جس نے کسی ایسی بالغ مسلمان عورت کے ساتھ جماع کیا ہو جو اس وقت جبکہ اس نے اس کے ساتھ جماع کیا ہو اس کے نکاح میں تھی اور فاتر العقل نہ تھی؛ یا

(دوم) کوئی ایسی بالغ مسلمان عورت مراد ہے جو فاتر العقل نہ ہو اور جس نے کسی ایسے بالغ مسلمان مرد کے ساتھ جماع کیا ہو جو اس وقت جبکہ اس نے اس کے ساتھ جماع کیا ہو اس کے نکاح میں تھا اور فاتر العقل نہ تھا، اور

(ہ) "تعزیر" سے حد کے علاوہ کوئی سزا مراد ہے،

اور دیگر تمام اصطلاحات اور عبارات کا جن کی اس آرڈیننس میں تعریف نہیں کی گئی ہے وہی مفہوم ہوگا جو مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) یا مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں ہے۔

۳۔ آرڈیننس دیگر قوانین پر غالب ہوگا ۔

اس آرڈیننس کے احکام فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود موثر ہوں گے ۔

۴۔ زنا

کسی مرد اور کسی عورت کو زنا کا مرتکب کہا جائے گا اگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ نکاح صحیح میں ہوئے بغیر قصداً جماع کریں ۔

تشریح :۔ زنا کے جرم کے لئے مطلوبہ جماع کے تعین کے لئے دخول کافی ہے۔

۵۔ زنا مستوجب حد :۔

(۱) زنا مستوجب حد ہے اگر

(الف) اس کا ارتکاب ایسے مرد نے جو بالغ ہو اور فاتر العقل نہ ہو ایسی عورت کے ساتھ کیا ہو جس کے ساتھ نہ تو اس کا نکاح ہوا ہو اور نہ اسے نکاح ہونے کا شبہ ہو، یا

(ب) اس کا ارتکاب ایسی عورت نے جو بالغ ہو اور فاتر العقل نہ ہو ایسے مرد کے ساتھ کیا ہو جس کے ساتھ نہ تو اس کا نکاح ہوا ہو اور نہ اسے نکاح ہونے کا شبہ ہو۔

(۲) جو کوئی بھی زنا مستوجب حد کا مجرم ہو، تو اس آرڈیننس کے احکام کے تابع؛

(الف) اگر وہ مرد یا وہ عورت محصن ہو تو اسے جائے عام پر سنگسار کیا جائیگا؛ یا

(ب) اگر وہ مرد یا وہ عورت محصن نہ ہو تو اسے جائے عام پر ایک سو کوڑوں کی سزا دی جائے گی ۔

(۳) ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کسی سزا کی تعمیل نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ وہ عدالت

اس کی توثیق نہ کردے جس کے سامنے حکم سزایابی کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہو، اور اگر سزا کوڑوں کی دی گئی ہو تو تاوقتیکہ سزا کی توثیق اور تعمیل نہ ہو جائے، سزایاب مجرم سے اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

۶- زنا بالجبر :-

(۱) کسی شخص کو زنا بالجبر کا مرتکب کہا جائے گا۔ اگر وہ مرد یا وہ عورت کسی ایسی عورت یا مرد کے ساتھ، جیسی بھی صورت ہو، جس کے ساتھ وہ مرد یا وہ عورت نکاح صحیح میں نہ ہو، مندرجہ ذیل حالات میں سے کسی میں جماع کرے، یعنی :-

(الف) مظلوم کی مرضی کے خلاف،

(ب) مظلوم کی رضامندی کے بغیر،

(ج) مظلوم کی رضامندی سے، جبکہ رضامندی مظلوم کو ہلاکت یا ضرر کا خوف دلا کر حاصل کی گئی ہو، یا

(د) مظلوم کی رضامندی سے جبکہ مجرم جانتا ہو کہ وہ مظلوم کے ساتھ نکاح صحیح میں نہیں ہے اور یہ کہ رضامندی کا اظہار اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ مظلوم باور کرتا ہے یا کرتی ہے کہ مجرم وہ دوسرا شخص ہے جس کے ساتھ مظلوم کا نکاح صحیح ہو چکا ہے یا جس سے نکاح صحیح ہونا وہ باور کرتا ہے یا کرتی ہے۔

تشریح :- زنا بالجبر کے جرم کے لئے مطلوبہ جماع کے تعین کے لئے دخول کافی ہے۔

(۲) زنا بالجبر زنا بالجبر مستوجب حد ہے اگر اس کا ارتکاب دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) میں صرحہ حالات میں کیا جائے۔

(۳) جو کوئی بھی زنا بالجبر مستوجب حد کا مجرم ہو تو، اس آرڈیننس کے احکام کے تابع،

(ب) اگر وہ مرد یا وہ عورت محصن نہ ہو تو اسے جائے عام پر ایک سو کوڑوں کی

سزا اور ایسی دیگر سزا دی جائے گی جس میں موت کی سزا شامل ہے جسے عدالت حالات مقدمہ کا لحاظ رکھتے ہوئے مناسب تصوّر کرے۔

(۴) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت کسی سزا کی تعمیل نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ وہ عدالت اس کی توثیق نہ کر دے جس کے سامنے حکم سزایابی کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہو، اور اگر سزا کوڑوں کی دی گئی ہو تو، "تاوقتیکہ سزا کی توثیق اور تعمیل نہ ہو جائے، سزا یاب مجرم سے اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

۷۔ زنا یا زنا بالجبر کی سزا جبکہ سزا یاب مجرم بالغ نہ ہو۔

زنا یا زنا بالجبر کے کسی ایسے مجرم کو جو بالغ نہ ہو پانچ سال تک کی مدت کے لئے کسی ایک قسم کی قید کی یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور اسے تیس کوڑوں تک کی سزا بھی دی جا سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ زنا بالجبر کی صورت میں اگر مجرم پندرہ سال سے کم عمر کا نہ ہو تو کوڑوں کی سزا کسی دیگر سزا کے ساتھ یا اس کے بغیر دی جائے گی۔

۸۔ زنا یا زنا بالجبر مستوجب حد کا ثبوت۔

زنا یا زنا بالجبر مستوجب حد کا ثبوت حسب ذیل میں سے کسی ایک شکل میں ہوگا، یعنی:-

(الف) ملزم کسی عدالت مجاز کے روبرو جرم کے ارتکاب کا اقبال کرے، یا

(ب) کم سے کم چار بالغ مسلمان مرد گواہ، جن کے بارے میں عدالت کو تزکیۃ الشہود کے مقتضیات کا لحاظ رکھتے ہوئے اطمینان ہو کہ وہ عادل اشخاص ہیں اور کبیرہ گناہوں (کبائر) سے پرہیز کرتے ہیں، جرم کے لئے مطلوبہ دخول کے فعل کے چشم دید گواہوں کی حیثیت سے گواہی دیں:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ملزم غیر مسلم ہو، تو چشم دید گواہ غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔
تشریح، اس دفعہ میں "تزکیۃ الشہود" سے وہ طریق تحقیقات مراد ہے جو عدالت کسی گواہ کے قابل اعتبار ہونے کی بابت اپنا اطمینان کرنے کے لئے اختیار کرے۔

۹۔ مقدمات جن میں حد نافذ نہیں کی جائے گی۔

(۱) کسی ایسے مقدمے میں، جس میں زنا یا زنا بالجبر کا جرم صرف سزایاب مجرم کے اقبال سے ثابت ہوا ہو، حد یا اس کا ایسا جزو جسے نافذ کرنا ابھی باقی ہو نافذ نہیں کیا جائیگا اگر سزایاب مجرم اس سے قبل کہ حد یا مذکورہ جزو نافذ ہو اپنے اقبال سے انحراف کرے۔
(۲) کسی ایسے مقدمے میں جس میں زنا یا زنا بالجبر کا جرم صرف شہادت سے ثابت ہوا ہو، حد یا اس کا ایسا جزو جسے نافذ کرنا ابھی باقی ہو نافذ نہیں کیا جائے گا اگر کوئی گواہ اس سے قبل کہ حد یا مذکورہ جزو نافذ ہو اپنی شہادت سے منحرف ہو جائے اور اس طرح چشم دید گواہوں کی تعداد چار سے کم رہ جائے۔
(۳) ذیلی دفعہ (۱) میں بیان کردہ صورت میں، عدالت مکرر سماعت کا حکم دے سکے گی۔

(۴) ذیلی دفعہ (۲) میں بیان کردہ صورت میں، عدالت قلمبند کی ہوئی شہادت کی بنیاد پر تعزیر صادر کر سکے گی۔

۱۰۔ زنا یا زنا بالجبر مستوجب تعزیر۔

(۱) دفعہ ۷ کے احکام کے تابع، جو کوئی بھی ایسی زنا یا زنا بالجبر کا ارتکاب کرے جو مستوجب حد نہ ہو یا جس کے لئے دفعہ ۸ میں مذکورہ کسی شکل میں ثبوت دستیاب نہ ہو اور مستغیث کو قذف مستوجب حد کی سزا نہ دی گئی ہو یا جس کے لئے اس آرڈیننس

کے تحت حد نافذ نہ کی جاسکتی ہو تو وہ تعزیر کا مستوجب ہوگا۔

(۲) جو کوئی بھی زنا مستوجب تعزیر کا ارتکاب کرے، اسے دس سال تک کی مدت کے لئے قید سخت اور تیس کوڑوں کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۳) جو کوئی بھی زنا بالجبر مستوجب تعزیر کا ارتکاب کرے اسے پچیس سال تک کی مدت کے لئے قید سخت اور تیس کوڑوں کی سزا بھی دی جائے گی۔

۱۱۔ عورت کو اسکے نکاح وغیرہ پر مجبور کرنے کیلئے بھاگنا، اغوا کرنا یا ترغیب دینا۔

جو کوئی بھی کسی عورت کو اس ارادے سے کہ اسے مجبور کیا جائے، یا یہ جانتے ہوئے کہ اسے مجبور کرنے کا احتمال ہے کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی شخص سے نکاح کرے یا اس غرض سے کہ ناجائز جماع پر مجبور کی جائے یا پھسلالی جائے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اسے ناجائز جماع پر مجبور کر لیا جائیگا یا پھسلا لیا جائے گا، لے بھاگے یا اغوا کرلے، تو اسے حبس دوام اور تیس کوڑوں تک کی سزا دی جائے گی، اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا، اور جو کوئی بھی مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) میں تعریف کردہ تخفیف مجرمانہ کے ذریعے، یا اختیار کے بے جا استعمال یا جبر کے کسی دوسرے طریقے کے ذریعے کسی عورت کو کسی جگہ سے جانے کے لئے اس ارادے سے یا یہ جانتے ہوئے ترغیب دے کہ اس امر کا احتمال ہے کہ اسے کسی دوسرے شخص کے ساتھ ناجائز جماع پر مجبور کیا جائے گا یا پھسلا لیا جائیگا تو وہ بھی مذکورہ بالا طور پر سزا کا مستوجب ہوگا۔

۱۲۔ کسی شخص کو غیر فطری خواہش نفسانی کا نشانہ بنانے کی غرض سے لے بھاگنا یا اغوا کرنا

جو کوئی بھی کسی شخص کو اس غرض سے کہ مذکورہ شخص کو کسی شخص کی غیر فطری خواہش

نفسانی کا نشانہ بنایا جائے یا اس طرح ٹھکانے لگایا جائے کہ کسی شخص کی غیر فطری خواہش نفسانی کا نشانہ بننے کے خطرے میں پڑ جائے یا اس امر کے احتمال کے علم کے ساتھ کہ مذکورہ شخص کو بایں طور نشانہ بنایا جائے گا یا ٹھکانے لگایا جائے گا بھگائے یا اغوا کرے تو اسے موت یا پچیس سال تک کی مدت کے لئے قید سخت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر سزا قید کی دی گئی ہو تو اسے تیس کوڑوں تک کی سزا بھی دی جائے گی۔

۱۳۔ کسی شخص کو عصمت فروشی وغیرہ کی اغراض کے لئے فروخت کرنا۔

جو کوئی بھی کسی شخص کو اس نیت سے کہ مذکورہ شخص کسی بھی وقت عصمت فروشی یا کسی شخص کے ساتھ ناجائز جماع کی غرض سے یا کسی ناجائز اور غیر اخلاقی مقصد کے لئے کام میں لگایا جائے گا۔ یا استعمال کیا جائے گا۔ یا اس امر کے احتمال کا علم رکھتے ہوئے کہ مذکورہ شخص کو کسی بھی وقت مذکورہ غرض کے لئے کام میں لگایا جائیگا' یا استعمال کیا جائے گا' فروخت کرے' اجرت پر چلائے یا بصورت دیگر حوالے کرے تو اسے حبس دوام اور تیس کوڑوں تک کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریحات :-(الف) جب کوئی عورت کسی طوائف یا کسی شخص کو جو کسی چکلے کا مالک یا منتظم ہو' فروخت کی جائے' اجرت پر دی جائے یا بصورت دیگر حوالے کی جائے تو مذکورہ عورت کو بایں طور حوالے کرنے والے شخص کے متعلق تاوقتیکہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے اسے اس نیت سے حوالے کیا تھا کہ اسے عصمت فروشی کے مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

(ب) دفعہ ہذا اور دفعہ ۱۴ کی اغراض کے لئے "ناجائز جماع" سے ایسے اشخاص کے مابین جماع مراد ہے جو رشتہ نکاح میں منسلک نہ ہوں۔

۱۴۔ کسی شخص کو عصمت فروشی وغیرہ کی اغراض سے خریدنا۔

جو کوئی بھی کسی شخص کو اس نیت سے کہ مذکورہ شخص کسی بھی وقت عصمت فروشی کے لئے یا کسی شخص کے ساتھ ناجائز جماع کے لئے یا کسی ناجائز اور غیر اخلاقی مقصد کے لئے کام میں لگایا جائے گا یا استعمال کیا جائے گا یا اس امر کے احتمال کا علم رکھتے ہوئے کہ مذکورہ شخص کسی بھی وقت کسی مذکورہ مقصد کے لئے کام میں لگایا جائے گا یا استعمال کیا جائے گا۔ خریدے، اجرت پر رکھے یا بصورت دیگر قبضہ حاصل کرے تو اسے حبس دوام اور تیس کوڑوں تک کی سزا دی جائیگی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح ؛ کوئی طوائف یا کوئی شخص جو کسی چکلے کا مالک یا منتظم ہو کسی عورت کو خریدے، اجرت پر رکھے یا بصورت دیگر اس کا قبضہ حاصل کرے تو تاوقتیکہ اسکے برعکس ثابت نہ ہو جائے یہ تصوّر کیا جائے گا کہ اس عورت پر اس نیّت سے قبضہ کیا گیا تھا کہ اسے عصمت فروشی کے مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

۱۵۔ کسی شخص کا فریب سے ناجائز نکاح کا یقین دلا کر ہم بستری کرنا۔

ہر وہ شخص جو فریب سے کسی عورت کو جس سے جائز طریق پر اس سے نکاح نہ کیا ہو یہ باور کرائے کہ اس نے اس عورت سے جائز طور پر نکاح کیا ہے اور اسے اس یقین کے ساتھ اپنے ساتھ ہم بستری پر آمادہ کرے تو اسے پچیس سال تک کی مدت کے لئے قید سخت اور تیس کوڑوں تک کی سزا دی جائیگی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

۱۶۔ کسی عورت کو مجرمانہ نیّت سے ورغلانا یا نکال کر لے جانا یا روک رکھنا۔

جو کوئی بھی کسی عورت کو اس نیت سے نکال کر لے جائے یا ورغلا کر لے جائے کہ وہ

کسی شخص کے ساتھ نا جائز جماع کرے یا کسی عورت کو مذکورہ نیت سے چھپائے یا روک رکھے تو اسے سات سال تک کی مدت کے لئے کسی بھی قسم کی سزائے قید اور تیس کوڑوں تک کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

۱۷۔ سنگسار کرنے کی سزا کی تعمیل کا طریقہ کار۔

دفعہ ۵ یا دفعہ ۶ کے تحت دی گئی سنگسار کرنے کی سزا کی تعمیل حسب ذیل طریقے سے کی جائے گی، یعنی :۔

ان گواہوں میں سے جنہوں نے سزا یاب مجرم کے خلاف گواہی دی ہو ایسے گواہ جو دستیاب ہوں اسے سنگسار کرنا شروع کریں گے اور سنگساری کے دوران اسے اس طرح گولی ماری جائے گی کہ موت واقع ہو جائے جس کے بعد سنگساری کرنا اور گولی چلانا موقوف ہو جائے گا۔

۱۸۔ کسی جرم کے ارتکاب کے اقدام کی سزا۔

جو کوئی بھی اس آرڈیننس کے تحت قید یا کوڑوں کی سزا کے مستوجب کسی جرم کے ارتکاب کا، یا مذکورہ کسی جرم کے ارتکاب کئے جانے کا سبب بننے کا اقدام کرے اور مذکورہ اقدام میں جرم کے ارتکاب سے متعلق کوئی عمل کرے تو اسے اس جرم کے لئے مقررہ طویل ترین مدت کی نصف مدت تک کے لئے قید کی سزا یا تیس کوڑوں تک کی سزا یا ایسے جرمانے کی سزا جو اس جرم کے لئے مقرر ہو دی جائے گی یا کوئی سی دو یا تمام سزائیں دی جائیں گی۔

۱۹۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کے بعض احکام کا اطلاق اور ترمیم

(۱) بجز اس کے کہ اس آرڈیننس میں صریحاً اس کے برعکس مذکور ہو، مجموعہ تعزیرات

پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کے باب دوم کی دفعات ۳۴ تا ۳۸ باب سوم کی دفعات ۶۳ تا ۷۲ اور ابواب پنجم الف، پنجم الف کے احکام کا اس آرڈیننس کے تحت جرائم کی نسبت مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

(۲) جو کوئی بھی اس آرڈیننس کے تحت کسی جرم مستوجب حد میں اعانت کا مجرم ہو تو وہ مذکورہ جرم کے لئے تعزیر کے طور پر مقرر کردہ سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۳) مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) میں:-

(الف) باب ۱۶ کی دفعہ ۳۶۶، دفعہ ۳۷۲، دفعہ ۳۷۳، دفعہ ۳۷۵ اور دفعہ ۳۷۶ اور باب ۲۰ کی دفعہ ۴۹۳، دفعہ ۴۹۷ اور دفعہ ۴۹۸ منسوخ ہو جائیں گی، اور

(ب) دفعہ ۳۶۷ میں الفاظ اور سکتہ "یا کسی شخص کی غیر فطری خواہش نفسانی کا" حذف کر دیئے جائیں گے۔

۲۰- مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کا اطلاق اور ترمیم۔

(۱) مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) جس کا حوالہ بعد ازیں اس دفعہ میں ضابطہ کے طور پر دیا گیا ہے، کے احکام کا، اس آرڈیننس کے تحت مقدمات کی نسبت مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر شہادت میں یہ ظاہر ہو کہ مجرم نے کسی دیگر قانون کے تحت کسی مختلف جرم کا ارتکاب کیا ہے تو اسے اگر عدالت اس جرم کی سماعت کرنے اور اس کے لئے سزا دینے کی مجاز ہو، اس جرم کا مجرم قرار دیا جا سکے گا۔ اور سزا دی جا سکے گی۔

(۲) سزائے موت کی توثیق سے متعلق ضابطہ کے احکام کا اس آرڈیننس کے تحت سزاؤں کی توثیق کے لئے مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

(۳) ضابطہ کی دفعہ ۱۹۸، دفعہ ۱۹۹، دفعہ ۱۹۹ الف یا دفعہ ۱۹۹ ب کے احکام کا اس

آرڈیننس کی دفعہ ۱۵ یا دفعہ ۱۶ کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت پر اطلاق نہیں ہوگا

(۴) ضابطہ کی دفعہ ۳۹۱ کی ذیلی دفعہ (۳) یا دفعہ ۳۹۳ کے احکام کا اس آرڈیننس کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا کی نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

(۵) ضابطہ کے باب ۲۹ کے احکام کا اس آرڈیننس کی دفعہ ۵ یا دفعہ ۶ کے تحت دی گئی سزاؤں کی نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

(۶) ضابطہ میں دفعہ ۵۶۱ منسوخ ہوجائے گی۔

۲۱۔ عدالت کا افسر صدارت کنندہ مسلمان ہوگا۔

اس عدالت کا افسر صدارت کنندہ جو اس آرڈیننس کے تحت کسی مقدمے یا اپیل کی سماعت کرے مسلمان ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ، اگر ملزم غیر مسلم ہو تو افسر صدارت کنندہ غیر مسلم ہوسکتا ہے۔

۲۲۔ استثنیٰ

اس آرڈیننس میں کسی امر کا ان مقدمات پر جو اس آرڈیننس کے آغاز نفاذ سے عین قبل کسی عدالت کے سامنے زیر سماعت ہوں، یا ان جرائم پر جن کا مذکورہ آغاز نفاذ سے قبل ارتکاب ہوا ہو اطلاق پذیر ہونا متصور نہیں ہوگا۔

آرڈی ننس نمبر ۶ مجریہ ۱۹۷۹ء

مال کے خلاف بعض جرائم سے متعلق قانون کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کیلئے آرڈیننس

(۹ر فروری ۱۹۷۹ء)

چونکہ یہ ضروری ہے کہ مال کے خلاف بعض جرائم سے متعلق قانون میں ترمیم کی جائے تاکہ اسے اسلامی احکام کے مطابق جس طرح کہ قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے بنایا جائے۔

اور چونکہ صدر کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کارروائی کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

لہذا اب، فرمان قوانین (تسلسل نفاذ) ۱۹۷۷ء (فرمان سی-ایم-ایل-اے نمبر ۱ مجریہ ۱۹۷۷ء) کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے، پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا ہے۔

ابتدائیہ

۱۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغاز نفاذ

(۱) یہ آرڈیننس، مال کے خلاف جرائم (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے نام

سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۳) یہ بارہ ربیع الاوّل ۱۳۹۹ ہجری مطابق دس فروری ۱۹۷۹ء کو نافذ العمل ہوگا۔

۲- تعریفات۔

اس آرڈیننس میں، بجز اس کے کہ کوئی امر موضوع یا سیاق و سباق کے منافی ہو۔

(الف) "بالغ" سے ایسا شخص مراد ہے جس کی عمر اٹھارہ سال ہو چکی ہو یا جو بلوغ کو پہنچ چکا ہو۔

(ب) "مجاز میڈیکل افسر" سے کسی بھی نام سے موسوم ایسا میڈیکل افسر مراد ہے جسے حکومت کی طرف سے مجاز کیا گیا ہو،

(ج) "حد" سے ایسی سزا مراد ہے جس کا تعین قرآن پاک یا سنت میں ہوا ہے؛

(د) "حرز" سے مال کی تحویل کے لئے کیا ہوا کوئی انتظام مراد ہے؛

تشریح ۱۔

اس مال کے بارے میں، جو کسی گھر میں رکھا ہو، خواہ اس کے دروازے بند ہوں یا نہ ہوں، یا جو کسی الماری یا کسی صندوق یا دیگر ظرف میں رکھا ہو یا جو کسی شخص کی تحویل میں ہو، خواہ اسے مذکورہ تحویل کے لئے ادائیگی کی جاتی ہو یا نہیں، یہ کہا جائے گا کہ وہ حرز میں ہے۔

تشریح ۲۔

اگر کوئی ایک خاندان کسی گھر میں رہتا ہو تو پورا گھر ایک حرز پر مشتمل ہوگا لیکن اگر

و یا دو سے زیادہ خاندان ایک ہی گھر میں علیحدہ علیحدہ رہ رہے ہوں تو ہر ایک خاندان کے قبضے میں حصّہ علیحدہ علیحدہ حرز پر مشتمل ہوگا۔

(ہ) "حبس دوام" سے موت تک سزائے قید مراد ہے؛

(و) "نصاب" سے دفعہ ۶ میں مقرر کردہ نصاب مراد ہے؛

(ز) "تعزیر" سے حد کے علاوہ کوئی سزا مراد ہے؛

اور دیگر تمام اصطلاحات اور عبارات کا جن کی اس آرڈی ننس میں تعریف نہیں کی گئی ہے وہی مفہوم ہوگا جو مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) یا مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں ہے۔

۳ - آرڈی ننس دیگر قوانین پر غالب ہوگا۔

اس آرڈیننس کے احکام فی الوقت نافذالعمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود موثر ہوں گے۔

۴ - سرقہ کی دو قسمیں:۔

سرقہ یا تو سرقہ مستوجب حد ہوگا یا سرقہ مستوجب تعزیر۔

۵ - سرقہ مستوجب حد:۔

جو کوئی بھی، بالغ ہوتے ہوئے، کسی حرز سے خفیہ طور پر نصاب یا اس سے زیادہ مالیت کے مال کو جو مال مسروقہ نہ ہو، یہ جانتے ہوئے کہ یہ نصاب یا اس سے زیادہ مالیت کا مال ہے یا ہو سکتا ہو، سرقے کا ارتکاب کرے تو اس آرڈیننس کے احکام کے تابع، یہ کہا جائے گا کہ اس نے سرقہ مستوجب حد کا ارتکاب کیا ہے۔

تشریح ۱۔

اس دفعہ میں "مال مسروقہ" میں ایسا مال شامل نہیں ہے جسے مجرمانہ تصرف بے جا میں لایا گیا ہو یا جس کی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

تشریح ۲۔

اس دفعہ میں "خفیہ طور پر" سے یہ مراد ہے کہ سرقہ کا ارتکاب کرنے والا شخص مذکورہ سرقے کا ارتکاب یہ باور کرتے ہوئے کرے کہ سرقے کے شکار کو اس کے فعل کا علم نہیں ہے۔ مال کے خفیہ طور پر منتقل کئے جانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اگر دن کا وقت ہو جس میں طلوع آفتاب سے ایک گھنٹے قبل اور غروب آفتاب کے دو گھنٹے بعد تک کا وقت شامل ہے تو اخفا جرم کی تکمیل تک برقرار رہے، اور اگر رات کا وقت ہو تو اخفا کے جرم کے آغاز کے بعد برقرار رہنا ضروری نہیں ہے۔

۶۔ نصاب:۔

سرقہ متوجب حد کے لئے سرقہ کے وقت چار اعشاریہ چار پانچ سات (۴٫۴۵۷) گرام سونا یا اس کے مساوی مالیت کا دوسرا مال نصاب ہے۔

تشریح۔

اگر سرقے کا ارتکاب ایک ہی حرز سے ایک سے زیادہ مرتبہ یا ایک سے زیادہ حرز سے کیا گیا ہو، اور ہر ایک صورت میں مال مسروقہ کی مالیت نصاب سے کم ہو تو یہ سرقہ متوجب حد نہیں ہے، خواہ تمام صورتوں میں ملوث مال کی کل مالیت نصاب کے برابر

یا اس سے زیادہ ہو۔

تمثیلات

(الف) الف کسی ایک خاندان کے قبضے میں کسی ایک گھر میں داخل ہوتا ہے اور مختلف کمروں سے اتنا مال اٹھا لیتا ہے جس کی کل مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایسا سرقہ مستوجب حد ہے، اگرچہ کسی ایک کمرے سے اٹھائے ہوئے مال کی مالیت نصاب کے برابر نہ ہو۔ اگر گھر میں ایک سے زیادہ خاندان رہتے ہوں اور کسی ایک خاندان کے حرز سے اٹھائے ہوئے مال کی مالیت نصاب سے کم ہو تو سرقہ مستوجب حد نہیں ہوگا، اگرچہ اٹھائے ہوئے سارے مال کی کل مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔

(ب) الف کسی گھر میں کئی مرتبہ داخل ہوتا ہے اور ہر مرتبہ اس گھر سے اتنا مال اٹھا لیتا ہے جس کی مالیت نصاب کے برابر نہیں ہے تو یہ سرقہ مستوجب حد نہیں ہے۔ اگرچہ اٹھائے ہوئے مال کی کل مالیّت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔

۷۔ سرقہ مستوجب حد کا ثبوت :۔

سرقہ مستوجب حد کا ثبوت حسب ذیل میں سے کسی ایک شکل میں ہوگا۔ یعنی :۔

(الف) ملزم سرقہ مستوجب حد کے ارتکاب کا اقبال کرے : اور

(ب) کم سے کم دو بالغ مسلمان مرد گواہ جن کے بارے میں عدالت کو تزکیہ الشہود کے مقتضیات کا لحاظ رکھتے ہوئے اطمینان ہو کہ وہ عادل اشخاص ہیں اور کبیرہ گناہوں (کبائر) سے پرہیز کرتے ہیں، واردات کے چشم دید گواہوں کی حیثیت سے گواہی دیں۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ملزم غیر مسلم ہو، تو چشم دید گواہ غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔
مزید شرط یہ ہے کہ، سرقے کے شکار یا اس کی طرف سے مجاز شخص کا بیان چشم دید گواہوں کے بیانات قلمبند کئے جانے سے پہلے قلمبند کیا جائے گا۔

تشریح:-

اس دفعہ میں تزکیۃ الشہود سے وہ طریق تحقیقات مراد ہے جو عدالت کسی گواہ کے قابلِ اعتبار ہونے کی بابت اپنا اطمینان کرنے کے لئے اختیار کرے۔

۸- ایک سے زیادہ اشخاص کا سرقہ مستوجب حد کا ارتکاب کرنا:-

جبکہ سرقہ مستوجب حد کا ارتکاب ایک سے زیادہ اشخاص کریں اور مال مسروقہ کی مجموعی مالیت اتنی ہو کہ اگر مال ان میں سے ایسوں میں مساوی طور پر تقسیم کیا جائے جو حرز میں داخل ہوئے ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو ایسا حصہ ملے جو نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، تو حد ان سب پر عائد کی جائے گی جو حرز میں داخل ہوئے ہوں خواہ ان میں سے ہر ایک نے مال مسروقہ یا اس کا کوئی حصہ اٹھایا ہو یا نہ اٹھایا ہو۔

۹- سرقہ مستوجب حد کی سزا:-

(۱) جو کوئی بھی پہلی مرتبہ سرقہ مستوجب حد کا ارتکاب کرے تو اسے اس کے داہنے ہاتھ کو کلائی کے جوڑ سے کاٹنے کی سزا دی جائے گی۔
(۲) جو کوئی بھی دوسری مرتبہ سرقہ مستوجب حد کا ارتکاب کرے تو اسے اس کے بائیں پیر کو ٹخنے تک کاٹنے کی سزا دی جائے گی۔
(۳) جو کوئی بھی تیسری مرتبہ یا اس کے بعد کسی وقت بھی سرقہ مستوجب حد کا ارتکاب

کرے تو اسے حبس دوام کی سزا دی جائے گی۔

(۴) ذیلی دفعہ (۱) یا ذیلی دفعہ (۲) کے تحت سزا کی تعمیل نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ وہ عدالت اس کی توثیق نہ کردے جس کے سامنے حکم سزایابی کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہو، اور جب تک کہ سزا کی توثیق اور تعمیل نہ ہو جائے، سزایاب مجرم سے اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

(۵) کسی ایسے شخص کی صورت میں جسے ذیلی دفعہ (۳) کے تحت حبس دوام کی سزا دی گئی ہو، اگر عدالت عالیہ کو اطمینان ہو کہ وہ شخص سچے دل سے تائب ہے، تو اسے ایسی شرائط پر رہا کیا جا سکے گا جو عدالت عائد کرنا مناسب سمجھے۔

(۶) قطع عضو کسی مجاز میڈیکل افسر کے ذریعے عمل میں لایا جائے گا۔

(۷) اگر حد کی تعمیل کے وقت، مجاز میڈیکل افسر کی یہ رائے ہو کہ ہاتھ یا پیر کاٹنے سے سزایاب مجرم کی موت واقع ہو سکتی ہے، تو حد کی تعمیل اس وقت تک کے لئے ملتوی کردی جائے گی جب تک کہ موت کا خطرہ زائل نہ ہو جائے۔

۱۰۔ صورتیں جن میں حد عائد نہیں کی جائیگی:۔

حسب ذیل صورتوں میں حد عائد نہیں کی جائے گی، یعنی:

(الف) جب کہ سرقے کا ملزم اور زرکار آپس میں بحسب ذیل رشتے دار ہوں۔

(اوّل)؛ زوجین

(دوم) آباؤ اجداد، پدری یا مادری؛

(سوم) اولاد، پدری یا مادری؛

(چہارم) باپ یا ماں کے بھائی یا بہنیں؛ یا

(پنجم) بھائی یا بہنیں یا ان کے بچے؛

(ب) جب کہ کسی مہمان نے اپنے میزبان کے گھر سے سرقے کا ارتکاب کیا ہو؛

(ج) جب کہ کسی ملازم یا اجیر نے اپنے آقا یا آجر کے ایسے حرز سے سرقے کا ارتکاب کیا ہو جس تک اس کو رسائی کی اجازت ہو؛

(د) جبکہ مال مسروقہ خود رو گھاس، مچھلی، پرند، کتا، سور، منشی، آلات موسیقی یا خراب ہو جانے والی اشیائے خوردنی ہوں جن کے تحفظ کے لئے کوئی انتظام موجود نہ ہو؛

(ہ) جبکہ ملزم کا ایسے مال مسروقہ میں حصہ ہو جس کی مالیت اس کا حصہ منہا کرنے کے بعد نصاب سے کم ہو؛

(و) جبکہ کوئی قرض خواہ اپنے قرض دار کا ایسا مال چوری کرے، جس کی مالیت اس کی واجب الادا رقم منہا کرنے کے بعد نصاب سے کم ہو۔

(ز) جبکہ ملزم نے سرقے کا ارتکاب اکراہ یا اضطرار کے تحت کیا ہو؛

تشریح

اس شق میں :-

(اوّل) "اکراہ" سے کسی شخص کو اس شخص یا کسی دیگر شخص کی جان، مال یا عزّت کے خوف میں ڈالنا مراد ہے؛ اور

(دوم) "اضطرار" سے وہ صورت حال مراد ہے جس میں کسی شخص کو شدید بھوک یا پیاس کی وجہ سے موت کا خدشہ ہو۔

(ح) جبکہ ملزم نے اپنی گرفتاری سے پہلے ندامت اور پشیمانی کی وجہ سے مال مسروقہ مظلوم کو واپس کر دیا ہو اور خود کو متعلقہ ہیئت مجاز کے حوالے کر دے۔

۱۱- صورتیں جن میں حد نافذ نہیں کی جائے گی :-

(۱) مندرجہ ذیل صورتوں میں حد نافذ نہیں کی جائے گی، یعنی :-

(الف) جبکہ سرقہ صرف سزا یاب مجرم کے اقبال سے ثابت ہو، لیکن وہ حد کی تعمیل سے پہلے اپنے اقبال سے منحرف ہو جائے ؛

(ب) جبکہ سرقہ شہادت سے ثابت کیا جائے لیکن حد کی تعمیل سے پہلے کوئی گواہ اپنی شہادت سے منحرف ہو جائے اور اس طرح چشم دید گواہوں کی تعداد دو سے کم رہ جائے ؛

(ج) جبکہ حد کی تعمیل سے پہلے مظلوم اپنا الزام سرقہ واپس لے لے یا یہ بیان دے کہ سزا یاب مجرم نے جھوٹا اقبال کیا ہے یا یہ کہ کسی چشم دید گواہ نے جھوٹی گواہی دی ہے، اور اس کی وجہ سے چشم دید گواہوں کی تعداد دو سے کم رہ جائے ؛ اور

(د) جبکہ ملزم کا بایاں ہاتھ یا بایاں انگوٹھا یا بائیں ہاتھ کی کم سے کم دو انگلیاں یا داہنا پیر یا تو غائب ہو یا بالکل بے کار ہو۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی شق (الف) میں مذکورہ صورت میں عدالت مکرر سماعت کا حکم دے سکے گی۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ب) یا شق (ج) یا شق (د) میں مذکورہ صورت میں عدالت قلمبند شدہ شہادت کی بنیاد پر تعزیر صادر کر سکے گی۔

۱۲- مال مسروقہ کی واپسی۔

(۱) اگر مال مسروقہ اصل میں یا قابل شناخت شکل میں یا کسی ایسی شکل میں جس میں اسے تبدیل کیا گیا ہو یا جس سے اس کا تبادلہ کیا گیا ہو پایا جائے تو اسے مظلوم کو واپس کر دیا جائے گا یا کرا دیا جائے گا خواہ یہ ملزم یا کسی دیگر شخص کے قبضے میں ہو یا اس کے پاس سے برآمد کیا جائے گا۔

(۲) اگر مال مسروقہ جبکہ وہ ملزم کے قبضے میں ہو گم ہو جائے یا صرف ہو جائے اور اس کے نفاذ کی جائے تو ملزم کو معاوضہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

۱۳ - سرقہ مستوجب تعزیر :-

جو کوئی بھی ایسے سرقے کا ارتکاب کرے جو مستوجب حد نہ ہو، یا جس کا ثبوت دفعہ ۷ میں مذکورہ صورتوں میں سے کسی میں دستیاب نہ ہو یا جس کے لئے اس آرڈیننس کے تحت حد عائد یا نافذ نہ کی جاسکتی ہو تو وہ مستوجب تعزیر ہوگا۔

۱۴ - سرقہ مستوجب تعزیر کے لئے سزا :-

جو کوئی بھی سرقہ مستوجب تعزیر کا ارتکاب کرے تو اسے مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) میں سرقے کے جرم کے لئے مقررہ سزا دی جائے گی۔

۱۵ - حرابہ کی تعریف :-

جب کوئی ایک شخص یا زائد اشخاص، خواہ مسلح ہوں یا نہ ہوں، کسی دوسرے شخص کا مال لے جانے کی غرض سے طاقت کا مظاہرہ کریں اور اس پر حملہ کریں یا اس کی آزادی میں بے جا رکاوٹ ڈالیں یا اسے ہلاکت یا ضرر کے خوف میں مبتلا کریں تو مذکورہ شخص یا اشخاص کے بارے میں کہا جائے گا کہ انہوں نے حرابہ کا ارتکاب کیا ہے۔

۱۶ - حرابہ کا ثبوت :-

حرابہ کے ثبوت کے لئے دفعہ ۷ کے احکام کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا

۱۷ - حرابہ کے لئے سزا :-

(۱) جو کوئی بھی، بالغ ہوتے ہوئے، ایسے حرابہ کا مجرم ہو جس کے دوران نہ تو کسی

قتل کا ارتکاب ہوا ہو اور نہ ہی کوئی مال لیا گیا ہو تو اسے تیس کوڑوں کی سزا اور اس وقت تک کے لئے قید سخت کی سزا دی جائے گی جب تک کہ عدالت اس کے مخلصانہ طور پر تائب ہونے کے بارے میں مطمئن نہ ہو جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ قید کی سزا کسی بھی صورت میں تین سال سے کم نہ ہوگی۔

(۲) جو کوئی بھی، بالغ ہوتے ہوئے ایسے حرابہ کا مجرم ہو جس کے دوران کوئی مال نہ لیا گیا ہو لیکن کسی شخص کو ضرر پہنچا ہو تو اسے ذیلی دفعہ (۱) میں مذکورہ سزا کے علاوہ مذکورہ ضرر پہنچانے کے لئے ایسے دیگر قانون کے مطابق سزا دی جائے گی جس کا فی الوقت اطلاق ہوتا ہو۔

(۳) جو کوئی بھی، بالغ ہوتے ہوئے ایسے حرابہ کا مجرم ہو جس کے دوران کسی قتل کا ارتکاب نہ ہوا ہو لیکن نصاب یا اس سے زائد مالیت کا مال لیا گیا ہو تو اسے کلائی اس کا دایاں ہاتھ اور ٹخنے سے اس کا بایاں پیر کاٹنے کی سزا دی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب حرابہ کے جرم کا ارتکاب ایک سے زائد اشخاص کی طرف سے مشترکہ طور پر کیا گیا ہو تو قطع عضو کی سزا صرف اس صورت میں عائد کی جائے گی جبکہ ان میں سے ہر ایک کے حصے کی مالیت نصاب سے کم نہ ہو۔

مزید شرط یہ ہے کہ، اگر مجرم کا بایاں ہاتھ اور دایاں پیر نہ ہو یا بالکل بیکار ہو تو دوسرا ہاتھ یا پاؤں کاٹنے کی سزا، جیسی بھی صورت ہو، عائد نہیں کی جائے گی اور ملزم کو چودہ سال کی مدت کے لئے قید سخت اور تیس کوڑوں تک کی سزا دی جائے گی۔

(۴) جو کوئی بھی بالغ ہوتے ہوئے ایسے حرابہ کا مجرم ہو جس کے دوران وہ قتل کا ارتکاب کرے تو اسے حد کے طور پر عائد کردہ موت کی سزا دی جائے گی۔

(۵) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت، ماسوائے اس کے دوسرے فقرہ شرطیہ کے تحت یا ذیلی دفعہ (۴) کے تحت، سزا کی تعمیل نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ وہ عدالت اس کی تصدیق نہ کر دے جس کے سامنے حکم سزایابی کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہو، اور اگر سزا قطع عضو کی

ہو تو جب تک کہ اس کی توثیق اور تعمیل نہ ہو جائے، سزایاب مجرم کے ساتھ اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

(٦) دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ (٦) یا ذیلی دفعہ (۷) کے احکام کا اس دفعہ کے تحت قطع عضو کی سزا کی تعمیل پر اطلاق ہوگا۔

۱۸۔ صورتیں جن میں حرابہ کیلئے قطع عضو یا موت کی سزا عائد یا نافذ نہیں کی جائیگی :۔

حرابہ کے جرم کے لئے قطع عضو یا موت کی سزا ایسی صورتوں میں عائد یا نافذ نہیں کی جائیگی جن میں سرقہ مستوجب حد کے لئے عائد نہ کی جا سکتی ہو اور دفعہ ۱۰ اور دفعہ ۱۱ کے احکام کا، مناسب تبدیلیوں کے ساتھ، مذکورہ صورتوں پر اطلاق ہوگا۔

۱۹۔ حرابہ کے دوران لئے گئے مال کی واپسی :۔

حرابہ کے دوران لئے گئے مال کی واپسی کے لئے دفعہ ۱۲ کے احکام کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا لیکن اس طرح کہ مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) ایسے موثر ہوگی گویا کہ اس میں لفظ "حد" کی بجائے الفاظ قطع عضو یا موت کی سزا" تبدیل کر دیئے گئے ہوں۔

۲۰۔ حرابہ مستوجب تعزیر کی سزا :۔

جو کوئی بھی ایسے حرابہ کا ارتکاب کرے جو دفعہ ۱۷ میں مقررہ سزا کا مستوجب نہ ہو، یا جس کے لئے دفعہ ۷ میں مذکورہ صورتوں میں سے کسی ایک میں بھی ثبوت دستیاب نہ ہو، یا جس کے لئے اس آرڈی ننس کے تحت قطع عضو یا موت کی سزا عائد یا نافذ نہ کی جا سکتی ہو تو اسے ڈکیتی، سرقہ بالجبر یا استحصال بالجبر کے، جیسی بھی صورت ہو، جرم کے لئے مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) میں مقررہ سزا دی جائے گی۔

۲۱- "رسہ گیری" یا "پتھاری داری" کے لئے سزا:-

(۱) جو کوئی بھی، مویشیوں کے سرقے میں ملوث شخص یا اشخاص کے گروہ کی اس شرط پر سرپرستی، حفاظت یا مدد کرتا ہو کر وہ ان مویشیوں میں سے جن کی نسبت جرم کا ارتکاب کیا جائے ایک یا زیادہ مویشی یا ان کی آمدنی میں سے کوئی حصہ وصول کرے گا تو اسے "رسہ گیری" یا "پتھاری داری" کا مرتکب کہا جائے گا۔

(۲) جو کوئی بھی "رسہ گیری" یا "پتھاری داری" کا ارتکاب کرے اسے چودہ سال تک کی مدت کے لئے قید سخت، یا ستر کوڑوں تک کی سزا اور اس کی تمام غیر منقولہ جائیداد کی ضبطی اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

۲۲- اس آرڈیننس کے تحت قابل سزا جرم کے ارتکاب کے اقدام کی سزا:-

جو کوئی بھی اس آرڈی ننس کے تحت قابل سزا جرم کے ارتکاب کا، یا مذکورہ جرم کے ارتکاب کئے جانے کا سبب بننے کا اقدام کرے اور مذکورہ اقدام میں جرم کے ارتکاب سے متعلق کوئی عمل کرے تو اسے جہاں مذکورہ اقدام کی سزا کے لئے اس آرڈی ننس نے کوئی صریح حکم وضع نہ کیا ہو، دس سال تک کی مدت کے لئے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔

تمثیلیں

(الف) الف ایک صندوق کا تالہ توڑ کر کچھ جواہرات چرانے کی کوشش کرتا ہے اور صندوق کھولنے کے بعد اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جواہرات نہیں ہیں، اس نے سرقہ کا ارتکاب کرنے کے لئے عمل کیا ہے۔ اور اس لئے وہ اس دفعہ کے تحت مجرم ہے۔

(ب) الف 'ن کی جیب کاٹنے کے ارادے سے ن کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے

الف اپنی اس کوشش میں اس لئے ناکام رہتا ہے کہ ن کی جیب میں کچھ نہیں ہے، الف اس دفعہ کے تحت مجرم ہے۔

۲۳۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کے بعض احکام کا اطلاق۔

(۱) بجز اس کے کہ اس آرڈیننس میں صریحاً بصورت دیگر قرار دیا گیا ہو، مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کے باب دوم کی دفعات ۳۴ تا ۳۸ باب سوم کی دفعات ۶۳ تا ۷۲، اور باب ہشتم کی دفعہ ۱۴۹ کے احکام کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اس آرڈیننس کے تحت جرائم کی نسبت اطلاق ہوگا۔

(۲) جو کوئی بھی، اس آرڈیننس کے تحت کسی جرم مستوجب حد میں اعانت کا مجرم ہو تو وہ مذکورہ جرم کے لئے تعزیر کے طور پر مقرر کردہ سزا کا مستوجب ہوگا۔

۲۴۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کا اطلاق۔

(۱) مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کے احکام کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ، اس آرڈیننس کے تحت مقدمات کی نسبت اطلاق ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر شہادت میں یہ ظاہر ہو کہ مجرم نے کسی دیگر قانون کے تحت کسی مختلف جرم کا ارتکاب کیا ہے، تو اسے اگر عدالت اس جرم کی سماعت کرنے اور اس کے لئے سزا دینے کی مجاز ہو، اس جرم کا مجرم قرار دیا جا سکے گا اور سزا دی جا سکے گی۔

(۲) سزائے موت کی توثیق سے متعلق مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کے احکام کا، اس آرڈیننس کے تحت کسی سزا کی توثیق کے لئے مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

(۳) مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کی دفعہ ۳۹۱ کی

ذیلی دفعہ (۳) یا دفعہ ۳۹۳ کے احکام کا اس آرڈیننس کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا کی نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

(۴) مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کے باب ۲۹ کے احکام کا اس آرڈیننس کی دفعہ ۹ یا دفعہ ۱۷ کے تحت دی گئی سزا کی نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

۲۵ ۔ عدالت کا افسر صدارت کنندہ مسلمان ہوگا۔

اس عدالت کا افسر صدارت کنندہ جو اس آرڈیننس کے تحت کسی مقدمے یا اپیل کی سماعت کرے مسلمان ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ملزم غیر مسلم ہو تو افسر صدارت کنندہ غیر مسلم ہو سکتا ہے۔

۲۶ ۔ استثنیٰ

اس آرڈیننس میں کسی امر کا اس آرڈیننس کے آغاز نفاذ سے عین قبل کسی عدالت میں تصفیہ طلب مقدمات پر یا مذکورہ آغاز نفاذ سے قبل ارتکاب شدہ جرائم پر اطلاق پذیر ہونا متصور نہیں ہوگا۔

قذف کے جرم سے متعلق قانون کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کیلئے آرڈیننس

۹ رفروری ۱۹۷۹ء

چونکہ یہ ضروری ہے کہ قذف سے متعلق موجودہ قانون میں ترمیم کی جائے، تاکہ اسے اسلامی احکام کے مطابق جس طرح کہ قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے بنایا جائے۔

اور چونکہ صدر کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کارروائی کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

لہٰذا اب فرمان قوانین (تسلسل نفاذ) ۱۹۷۷ء (فرمان سی - ایم - ایل - اے نمبر مجریہ ۱۹۷۷ء) کے ساتھ ملاکر پڑھتے ہوئے پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا ہے :-

۱۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغاز نفاذ۔

(۱) یہ آرڈیننس جرم قذف (نفاذ حد) آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے نام سے موسوم ہوگا

(۲) یہ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہو گا۔

(۳) یہ بارہ ربیع الاول ۱۳۹۹ ہجری مطابق دس فروری ۱۹۷۹ء کو نافذ العمل ہو گا۔

۲۔ تعریفات۔

اس آرڈیننس میں، بجز اس کے کہ کوئی امر موضوع یا سیاق و سباق کے منافی ہو؛

(الف) "بالغ"، "حد"، "تعزیر"، "زنا" اور "زنا بالجبر" کا وہی مفہوم ہے جیسا کہ جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ء میں ہے؛ اور

(ب) تمام دیگر اصطلاحات اور عبارات کا جن کی اس آرڈیننس میں تعریف نہیں کی گئی ہے وہی مفہوم ہو گا جیسا کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ مجریہ ۱۸۶۰ء) یا مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں ہے۔

۳۔ قذف

جو کوئی بھی الفاظ کے ذریعے چاہے وہ بولے گئے ہوں یا جن کا پڑھا جانا مقصود ہو، یا علامتوں کے ذریعے یا مرئی تمثیلات کے ذریعے، کسی شخص سے متعلق، اسے ضرر پہنچانے کی نیت سے یا یہ جانتے ہوئے یا یہ باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ ایسا اتہام مذکورہ شخص کی شہرت کو نقصان پہنچائے گا یا اس کے جذبات کو مجروح کرے گا، زنا کا اتہام لگائے یا شائع کرے تو وہ ماسوائے ان صورتوں میں جنہیں بعد ازیں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے، قذف کا مرتکب کہلائے گا۔

تشریح ۱: کسی متوفی شخص پر زنا کا اتہام لگانا قذف کے مترادف ہو سکتا ہے، اگر اس اتہام سے، اگر وہ زندہ ہوتا تو مذکورہ شخص کی شہرت کو نقصان پہنچتا یا اس

کے جذبات مجروح ہوتے' اور جو اس کے خاندان یا دیگر قریبی رشتہ داروں کے جذبات کے لئے باعث تکلیف ہو۔

تشریح ۲ : ایک امکان کی صورت میں یا طنزاً اظہار کرکے اتہام' قذف کے مترادف ہو سکتا ہے۔

پہلا استثناء (حقیقت پر مبنی اتہام جسکے لگائے جانے یا شائع کئے جانے کا تقاضہ مفاد عامہ کرتا

یہ قذف نہیں ہے کہ کسی شخص پر زنا کی تہمت لگائی جائے اگر اتہام حقیقت پر مبنی اور مفاد عامہ میں لگایا یا شائع کیا جائے۔ یہ امر متعلقہ واقعات ہے کہ آیا یہ مفاد عامہ میں ہے یا نہیں۔

دوسرا استثناء (مجاز شخص کے سامنے نیک نیتی سے عائد کیا گیا الزام)

ماسوائے ان صورتوں کے جو بعد ازیں مذکور ہیں' یہ قذف نہیں ہے کہ کسی شخص کے خلاف ایسے اشخاص میں سے کسی ایک کے سامنے جو اس شخص پر الزام کے موضوع کی نسبت اختیار مجاز کے حامل ہوں' نیک نیتی سے زنا کا الزام عائد کیا جائے۔

(الف) کوئی مستغیث عدالت میں کسی دوسرے شخص کے خلاف زنا کا الزام عائد کرے لیکن اس کی تائید میں عدالت کے سامنے چار گواہ پیش کرنے سے قاصر رہے۔

(ب) عدالت کے فیصلے کے مطابق کسی گواہ نے زنا یا زنا بالجبر کے ارتکاب کی جھوٹی شہادت دی ہو۔

(ج) عدالت کے فیصلے کے مطابق کسی مستغیث نے زنا بالجبر کا جھوٹا الزام عائد کیا ہو۔

قذف کی دو اقسام۔

قذف یا تو قذف مستوجب حد ہوگا یا قذف مستوجب تعزیر۔

۵۔ قذف مستوجب حد۔

جو کوئی بھی، بالغ ہوتے ہوئے قصداً اور بلا ابہام کسی خاص شخص کے خلاف جو محصن ہو اور جماع کرنے پر قادر ہو، قذف زنا مستوجب حد کا ارتکاب کرے، تو وہ اس آرڈیننس کے احکام کے تابع قذف مستوجب حد کا مرتکب کہلائے گا۔

تشریح ۱۔ اس دفعہ میں "محصن" سے کوئی ایسا عاقل و بالغ مسلمان مراد ہے جس نے یا تو جماع کیا ہی نہ ہو یا صرف اپنے یا اپنی جائز طور پر منکوحہ خاوند یا زوجہ سے کیا ہو۔

تشریح ۲۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی بابت یہ اتہام لگائے کہ مذکورہ دیگر شخص غیر صحیح النسب ہے، یا مذکورہ شخص کو صحیح النسب تسلیم کرنے سے انکار کرے تو وہ اس شخص کی ماں کی نسبت قذف مستوجب حد کا مرتکب متصوّر ہوگا۔

۶۔ قذف مستوجب حد کا ثبوت۔

قذف مستوجب حد کا ثبوت حسب ذیل میں سے کسی ایک شکل میں ہوگا یعنی:۔

(الف) ملزم کسی عدالت مجاز سماعت کے روبرو جرم کے ارتکاب کا اقبال کرلے؛

(ب) ملزم عدالت کی موجودگی میں قذف کا ارتکاب کرے؛ اور

(ج) قذف کے شکار شخص کے علاوہ کم از کم دو بالغ مسلمان مرد گواہ، جن کے بارے میں عدالت کو تزکیۃ الشہود کے مقتضیات کا لحاظ رکھتے ہوئے اطمینان ہو کہ وہ عادل اشخاص ہیں اور کبیرہ گناہوں (کبائر) سے پرہیز کرتے ہیں، قذف

کے ارتکاب کی شہادت بلاواسطہ دیں؛

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ملزم غیر مسلم ہو تو، گواہ غیر مسلم ہو سکتے ہیں.

مزید شرط یہ ہے کہ مستغیث یا اس کی طرف سے مجاز کردہ کسی شخص کا بیان گواہوں کے بیانات قلمبند کئے جانے سے پہلے قلمبند کیا جائے.

۷۔ قذف مستوجب حد کی سزا۔

(۱) جو کوئی بھی قذف مستوجب حد کا ارتکاب کرے اسے اسی کوڑوں کی سزا دی جائے گی.

(۲) اس کے بعد کہ کوئی شخص قذف مستوجب حد کے جرم کے لئے سزایاب ہو چکا ہو، اس کی گواہی کسی عدالت میں قابل سماعت نہیں ہوگی.

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت صادر شدہ سزا کی تعمیل نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ وہ عدالت اس کی توثیق نہ کر دے جس کے سامنے سزا صادر کرنے والی عدالت کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہو؛ اور جب تک کہ سزا کی توثیق اور تعمیل نہ ہو جائے، سزایاب مجرم کے ساتھ ضمانت کی منظوری یا سزا کے التوا سے متعلق مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کے احکام کے تابع، اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

۸۔ استغاثہ کون دائر کر سکتا ہے۔

اس آرڈیننس کے تحت کوئی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی سوائے اس کے کہ حسب ذیل کی طرف سے پولیس کو کی گئی رپورٹ پر یا کسی عدالت میں دائر شدہ استغاثہ

پر ایسا کیا جائے، یعنی :

(الف) اگر وہ شخص جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو زندہ ہو، تو مذکورہ شخص یا اس کی طرف سے مجاز کردہ کوئی شخص؛ یا

(ب) اگر وہ شخص جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو فوت ہو چکا ہو، تو اس کے اجداد یا اولاد میں سے کوئی۔

۹- صورتیں جن میں حد عائد یا نافذ نہیں کی جائے گی۔

(۱) حسب ذیل صورتوں میں سے کسی میں قذف کے لئے حد عائد نہیں کی جائیگی، یعنی :-

(الف) جب کہ کوئی شخص اپنی اولاد میں سے کسی کے خلاف قذف ارتکاب کرے۔

(ب) جب کہ کوئی شخص جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو اور جو مستغیث ہو کارروائی کے دوران وفات پا گیا ہو؛ اور

(ج) جب کہ اتہام سچ ثابت ہو گیا ہو۔

(۲) کسی مقدمہ میں جس میں حد کی تعمیل سے قبل، مستغیث قذف کا الزام واپس لے لے، یا یہ بیان کر دے کہ ملزم نے جھوٹا اقبال کیا ہے یا یہ کہ گواہوں میں سے کسی نے جھوٹا بیان دیا تھا اور اس وجہ سے گواہوں کی تعداد دو سے کم رہ جائے، تو حد نافذ نہیں کی جائے گی، لیکن عدالت مکرر سماعت کا حکم دے سکے گی یا قلمبند شدہ شہادت کی بنیاد پر تعزیر ثابت کر سکے گی۔

۱۰- قذف مستوجب تعزیر۔

جو کوئی بھی ایسے قذف کا ارتکاب کرے جو مستوجب حد نہ ہو، یا جس کے لئے دفعہ ۶ میں مذکور صورتوں میں سے کسی میں بھی ثبوت دستیاب نہ ہو، یا جس کے لئے دفعہ ۹

کے تحت حد عائد یا نافذ نہ کی جا سکتی ہو تو اسے قذف مستوجب تعزیر کا مرتکب کہا جائیگا۔

۱۱۔ قذف مستوجب تعزیر کی سزا۔

جو کوئی بھی قذف مستوجب تعزیر کا ارتکاب کرے اسے دو سال تک کی مدت کیلئے کسی بھی قسم کی قید اور چالیس کوڑوں تک کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

۱۲۔ اس مواد کی طباعت یا کندہ کاری کرنا جس کا دفعہ ۳ میں محولہ نوعیت کا ہونا معلوم ہو۔

جو کوئی بھی کسی مواد کو یہ جانتے ہوئے یا یہ باور کرنے کی معقول وجہ رکھتے ہوئے کہ مذکورہ مواد دفعہ ۳ میں محولہ نوعیت کا ہے طبع کرے یا کندہ کرے تو اسے دو سال تک کی مدت کے لئے کسی بھی قسم کی قید کی سزا یا تیس کوڑوں تک کی سزا یا جرمانے کی سزا یا ان میں سے کوئی سی دو یا تمام سزائیں دی جائیں گی۔

۱۳۔ دفعہ ۳ میں محولہ نوعیت کے مواد پر مشتمل مطبوعہ یا کندہ شئے کی فروخت۔

جو کوئی بھی دفعہ ۳ میں محولہ نوعیت کے مواد پر مشتمل کوئی مطبوعہ یا کندہ شئے یہ جانتے ہوئے فروخت کرے یا فروخت کے لئے پیش کرے کہ وہ مذکورہ مواد پر مشتمل ہے تو اسے دو سال تک کی مدت کے لئے کسی بھی قسم کی قید کی سزا یا تیس کوڑوں تک کی سزا یا جرمانے کی سزا یا ان میں سے کوئی سی دو یا تمام سزائیں دی جائیں گی۔

۱۴۔ لعان

(۱) جب کوئی شوہر کسی عدالت کے سامنے اپنی زوجہ پر جو دفعہ ۵ کے مفہوم میں محصن ہو زنا کی تہمت لگائے اور زوجہ اس تہمت کو صحیح تسلیم نہ کرے تو لعان کے حسب ذیل ضابطے کا

اطلاق ہوگا، یعنی :-

(الف) شوہر عدالت کے سامنے حلفاً بیان کرے گا۔

"میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں اپنی زوجہ (زوجہ کا نام) کے خلاف زنا کی تہمت لگانے میں یقیناً سچا ہوں" اور بعد اس کے کہ وہ چار مرتبہ یہ بیان کرچکا ہو، وہ کہے گا۔" مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں اپنی زوجہ (زوجہ کا نام) کے خلاف زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہوں"؛ اور

(ب) زوجہ شق (الف) کے مطابق دیئے گئے شوہر کے بیان کے جواب میں عدالت کے سامنے حلفاً بیان کرے گی۔" میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتی ہوں کہ میرا شوہر میرے خلاف زنا کی تہمت لگانے میں یقیناً جھوٹا ہے" اور بعد اس کے کہ وہ چار مرتبہ یہ بیان کرچکی ہو، وہ کہے گی۔" مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ میرے خلاف زنا کی تہمت لگانے میں سچا ہو"

(۲) جب ذیلی دفعہ (۱) میں مصرحہ ضابطہ مکمل ہوگیا ہو تو عدالت شوہر اور زوجہ کے مابین نکاح کے انفساخ کا حکم صادر کرے گی جو انفساخ نکاح کے لئے ڈگری کے طور پر نافذ ہوگا اور اس کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جائے گی۔

(۳) جبکہ شوہر یا زوجہ ذیلی دفعہ (۱) میں مصرحہ ضابطے پر عمل کرنے سے انکار کرے تو وہ مرد مقید کر دیا جائے گا، جیسی بھی صورت ہو، وہ عورت مقید کر دی جائے گی جب تک کہ -

(الف) شوہر کی صورت میں وہ مذکورہ بالا ضابطے پر عمل کرنا قبول نہ کرلے ؛ یا

(ب) زوجہ کی صورت میں وہ یا تو مذکورہ بالا ضابطے پر عمل کرنا قبول نہ کرلے یا شوہر کی تہمت کو سچ تسلیم نہ کرلے۔

(۴) کسی زوجہ کو جس نے شوہر کی تہمت کو سچ تسلیم کرلیا ہو جرم زنا (نفاذ حدود)

آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے تحت جرم زنا مستوجب حد کی سزا دی جائے گی۔

۱۵۔ اس آرڈیننس کے تحت قابل سزا جرم کے ارتکاب کے اقدام کی سزا۔

جو کوئی بھی اس آرڈیننس کے تحت قابل سزا کسی جرم کے ارتکاب کا، یا مذکورہ جرم کے ارتکاب کئے جانے کا سبب بننے کا، اقدام کرے اور مذکورہ اقدام میں جرم کے ارتکاب سے متعلق کوئی عمل کرے تو اسے ایسی مدت کے لئے سزائے قید جو اس جرم کے لئے مقررہ طویل ترین مدت کے نصف تک ہو یا اتنے کوڑوں یا جرمانے کی سزا جو اس جرم کے لئے مقرر ہو یا ان میں سے کوئی سی دو یا تمام سزائیں دی جائیں گی۔

۱۶۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰) کے بعض احکام کا اطلاق۔

(۱) بجز اس کے کہ اس آرڈیننس میں صریحاً بصورت دیگر قرار دیا گیا ہو، مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کے باب دوم کی دفعات ۳۴ تا ۳۸، باب سوم کی دفعات ۶۳ تا ۷۲ اور ابواب پنجم، پنجم (الف) کے احکام کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اس آرڈیننس کے تحت جرائم کی نسبت اطلاق ہوگا۔

(۲) جو کوئی بھی اس آرڈیننس کے تحت کسی جرم مستوجب حد میں اعانت کا مجرم ہو تو وہ مذکورہ جرم کے لئے تعزیر کے طور پر مقرر کردہ سزا کا مستوجب ہوگا۔

۱۷۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کا اطلاق۔

(۱) بجز اس کے کہ اس آرڈیننس میں صریحاً بصورت دیگر قرار دیا گیا ہو، مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) جس کا حوالہ بعد ازیں مذکورہ ضابطے کے طور پر دیا گیا ہے، کے احکام کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اس آرڈیننس کے تحت مقدمات

کی نسبت اطلاق ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر شہادت میں یہ ظاہر ہو کہ مجرم نے کسی دیگر قانون کے تحت کسی مختلف جرم کا ارتکاب کیا ہے تو اسے اگر عدالت اس جرم کی سماعت کرنے اور اس کے لئے سزا دینے کی مجاز ہو اس جرم کے لئے مجرم قرار دیا جا سکے گا۔ اور سزا دی جا سکے گی۔

(۲) سزائے موت کی توثیق سے متعلق مذکورہ ضابطے کے احکام کا اس آرڈیننس کے تحت کسی سزا کی توثیق کے لئے مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

(۳) مذکورہ ضابطے کی دفعہ ۳۹۱ کی ذیلی دفعہ (۳) یا دفعہ ۳۹۳ کے احکام کا اس آرڈیننس کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا کی نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

(۴) مذکورہ ضابطے کے باب ۲۹ کے احکام کا اس آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے تحت دی گئی سزا کی نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

۱۸۔ عدالت کا افسر صدارت کنندہ مسلمان ہوگا۔

اس عدالت کا افسر صدارت کنندہ جو اس آرڈیننس کے تحت کسی مقدمے یا اپیل کی سماعت کرے مسلمان ہوگا۔

۱۹۔ یہ آرڈیننس دوسرے قوانین پر غالب رہے گا۔

اس آرڈیننس کے احکام فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود موثر ہوں گے۔

۲۰۔ استثنیٰ

اس آرڈیننس میں کسی امر کا اس آرڈیننس کے آغاز نفاذ سے عین قبل کسی عدالت میں تصفیہ طلب مقدمات پر یا مذکورہ آغاز نفاذ سے قبل ارتکاب شدہ جرائم پر اطلاق پذیر ہونا متصور نہیں ہوگا

آرڈیننس نمبر ۹ مجریہ ۱۹۷۹ء

کوڑوں کی سزا کی تعمیل سے متعلق حکم وضع کرنے کا آرڈیننس

(۹ فروری ۱۹۷۹ء)

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ کوڑوں کی سزا کی تعمیل سے متعلق حکم وضع کیا جائے؛ اور
چونکہ صدر کو یہ اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کارروائی کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

لہٰذا، اب فرمان قوانین (تسلسل نفاذ) ۱۹۷۷ء (فرمان سی۔ ایم۔ ایل۔ اے نمبر ۱ مجریہ ۱۹۷۷ء) کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا ہے۔

۱۔ مختصر عنوان، وسعت، اطلاق اور نفاذ آغاز

(۱) یہ آرڈیننس کوڑوں کی سزا کی تعمیل کا آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے نام سے موسوم ہو گا۔

(۲) یہ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہو گا۔

(۳) اس کا اطلاق کسی بھی فی الوقت نافذ العمل قانون کے تحت عائد کردہ کوڑوں کی سزا کی تعمیل پر ہو گا۔

(۴) یہ بارہ ربیع الاول ۱۳۹۹ ہجری مطابق دس فروری ۱۹۷۹ء کو نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ تعریفات :-

اس آرڈیننس میں، بجز اس کے کہ کوئی امر موضوع یا سیاق و سباق کے منافی ہو "مجاز میڈیکل افسر" سے کسی بھی نام سے موسوم، ایسا میڈیکل افسر مراد ہے جسے حکومت کی طرف سے مجاز کیا گیا ہو۔

۳۔ آرڈیننس دیگر قوانین پر غالب ہوگا۔

اس آرڈیننس کے احکام فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود مؤثر ہوں گے۔

۴۔ کوڑے کی تصریحات :-

کوڑا، دستے کو چھوڑ کر صرف ایک جزو پر مشتمل ہوگا اور ترجیحاً چمڑے کا یا بید کا یا کسی درخت کی شاخ کا بنا ہوا ہوگا جس میں کوئی گرہ یا جوڑ نہ ہو اور اس کی لمبائی اور موٹائی علی الترتیب ۱٫۲۲ میٹر اور ۱٫۲۵ سینٹی میٹر ہوگی۔

۵۔ کوڑوں کی سزا کی تعمیل کی شرائط اور طریقہ :-

کوڑوں کی سزا پر حسب ذیل احکام کا اطلاق ہوگا، یعنی :-

(الف) قبل اس کے کہ سزا کی تعمیل شروع ہو مجاز میڈیکل افسر سزا یاب مجرم کا طبی معائنہ کرے گا تاکہ اس کا یقین ہو جائے کہ سزا کی تعمیل سزا یاب مجرم کی موت کا سبب نہیں ہوگی؛

(ب) اگر سزایاب مجرم تجویز کردہ کوڑوں کی سزا کا لحاظ رکھتے ہوئے بہت بوڑھا یا نہایت کمزور ہو، تو کوڑوں کی تعداد ایسے طریقہ اور ایسے وقفوں سے پوری کی جائے گی کہ سزا کی تعمیل اس کی موت کا سبب نہ ہو جائے؛

(ج) اگر سزایاب مجرم بیمار ہو تو سزا کی تعمیل ملتوی کر دی جائے گی تاوقتیکہ مجاز میڈیکل افسر کی طرف سے یہ تصدیق نہ ہو جائے کہ سزایاب مجرم جسمانی طور پر سزا برداشت کرنے کے قابل ہے۔

(د) اگر سزایاب مجرم کوئی حاملہ عورت ہو تو سزا کی تعمیل ملتوی کر دی جائے گی تاوقتیکہ بچہ کی پیدائش یا اسقاط کے بعد جیسی بھی صورت ہو، دو ماہ کی مدت ختم نہ ہو جائے؛

(ہ) اگر سزا کی تعمیل کے وقت موسم سخت سرد یا سخت گرم ہو تو تعمیل ملتوی کر دی جائے گی تاوقتیکہ موسم معمول پر نہ آجائے؛

(و) سزا کی تعمیل مجاز میڈیکل افسر کی موجودگی میں ایسی جائے عام پر کی جائیگی جس کی اس غرض کے لئے عدالت ہدایت دے یا جسے صوبائی حکومت مقرر کرے؛

(ز) سزا کی تعمیل کرنے کے لئے مقرر شدہ شخص غیر جانبدار اور سمجھدار ہو گا؛

(ح) وہ اپنا ہاتھ اپنے سر سے اوپر اٹھائے بغیر معتدل طاقت سے اس طرح کوڑا مارے گا کہ سزایاب مجرم کی جلد نہ پھٹ جائے؛

(ط) کوڑا مارنے کے بعد وہ کوڑا اوپر کی طرف اُٹھالے گا اور اسے کھینچے گا نہیں؛

(ی) کوڑے کی ضربیں سزایاب مجرم کے جسم پر لگائی جائیں گی لیکن اس طرح کہ سزایاب مجرم کے سر، چہرے، پیٹ یا سینے یا جسم کے نازک اعضا پر کوڑا نہیں مارا جائیگا؛

(ک) سزایاب مجرم کے ایسے کپڑے اس کے جسم پر رہنے دیئے جائیں گے جن کا پہنے رہنا اسلامی احکام کی رو سے ضروری ہے۔

(ل) کوڑے کی ضربیں، مرد کی صورت میں، جبکہ وہ کھڑا ہو، اور عورت کی صورت میں

جبکہ وہ بیٹھی ہو، لگائی جائیں گی؛ اور

(م) اگر اس کے بعد کہ سزا کی تعمیل شروع ہو چکی ہو، مجاز میڈیکل افسر کی یہ رائے ہو کہ مجرم کی موت کا خدشہ ہے تو سزا کی تعمیل ملتوی کر دی جائے گی تا وقتیکہ مجاز میڈیکل افسر باقی ماندہ سزا برداشت کرنے کے لئے اس کے جسمانی طور پر صحیح ہونے کی تصدیق نہ کر دے۔

۶۔ سزا وغیرہ کی تعمیل تک مجرم کی تحویل:۔

(۱) ایسے سزا یاب مجرم کے ساتھ جسے صرف کوڑوں کی سزا دی گئی ہو جب تک کہ سزا کی تعمیل نہ ہو جائے اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

(۲) اگر، مجاز میڈیکل افسر کی رائے میں، کوئی سزا یاب مجرم، بڑھاپے، خرابی صحت، یا کسی دیگر سبب کی وجہ سے کوڑوں کی سزا یا اس کا کوئی حصہ برداشت نہ کر سکتا ہو تو معاملہ عدالت کو بھیج دیا جائے گا جو ایسے طریقے سے سزا کی تعمیل کا حکم دے سکے گی جو مناسب تصور کرے۔

۷۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار

صوبائی حکومت، سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعہ اس آرڈیننس کے احکام کی بجا آوری کی اغراض کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔